وہ سَروَرِ کشورِ رسالت جو عَرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

فیضانِ معراج

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
فیضانِ معراج
پیش کش
مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب
ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نامِ کتاب : فیضانِ معراج

پیش کش : شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ، سردار آباد)

طباعتِ اوّل : رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی 2014ء

تعداد :

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۷ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ حوالہ نمبر: ۱۹۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "فیضانِ معراج" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

07-05-2014

www.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجْمالی فِہرِسْت

تینؔ نفع بخش چیزیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب آدمی انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تینؔ عمل جاری رہتے ہیں: (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا جس عِلْم سے نَفْع حاصِل کیا جاتا ہو (۳) یا نیک بچہ جو اس کے لئے دُعا کرتا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان...الخ، ص۶۳۸، الحدیث: ۱۶۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”فیضانِ معراج“ کے دس حروف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 10 نِیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۶، الحدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور (۲) تعوذ و تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (۳) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا۔ (۴) حتَّی الوسع اِس کا باوضو اور (۵) قبلہ رو مُطالعہ کروں گا۔ (۶) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (۷) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ (۸) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گا۔ (۹) اس حدیثِ پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوْا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ص ۴۸۳، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلمدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ عِلمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ۶ شعبے ہیں:

(۱): شعبہ کتبِ اعلیحضرت (۲): شعبہ تراجمِ کتب

(۳): شعبہ درسی کُتُب (۴): شعبہ اصلاحی کتب

(۵): شعبہ تفتیشِ کتب (۶): شعبہ تخریج

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ

حاضِر کے تقاضوں کے مطابق حتی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

معجزات سیرتِ انبیا کا بہت ہی نُمایاں اور روشن باب ہیں، ان کی حقّانیت سے انکار کسی طرح بھی ممکن نہیں، قانونِ الٰہی ہے کہ اس نے جب بھی خَلْق کی ہِدایَت کے لئے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا تو ساتھ ہی انہیں کوئی نہ کوئی معجزہ بھی عطا فرمایا جسے دیکھ کر لوگوں کی عقلیں دنگ رہ جاتیں اور منکرین جان توڑ کوشش کے باوجود اس کی مثال لانے سے عاجز رہتے، جیسے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک عصا کا سانپ بننا اور حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مُردے زندہ کرنا وغیرہ۔ پھر جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزات دیئے بلکہ جو معجزے دیگر انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرداً فرداً عطا ہوئے وہ سب اور اُن سے بھی کہیں زائد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ عالی میں جمع کر دیئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان لاتعداد معجزات میں سے ایک بہت ہی منفرد، ممتاز اور نمایاں معجزہ معراج ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے تھوڑے سے حصے میں ساتوں آسمان، عرش و کرسی سے بھی اُوپر تشریف لے گئے اور کائنات کی سرحدیں پار کر کے لامکاں کی سیر فرما کر واپس زمین پر جلوہ گر ہوئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عظیم معجزے کا فیضان عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ نے اس پر کام کیا اور کم و بیش ایک ماہ کی قلیل مدت میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

کچھ کتاب کے بارے میں...

واقعۂ مِعْراج شریف بہت وسیع موضوع ہے اور اس پر مواد بھی کثرت سے مِل جاتا ہے لیکن مشکل یہ پیش آتی ہے کہ اس سے متعلق رِوَایات میں اِخْتِلاف بہت زیادہ ہے، ایسے مقامات پر ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ سب روایات بیان کرنے کے بجائے صرف وہ رِوَایَت ذِکْر کر دی جائے جسے عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے ترجیح دی ہے اور اگر مُطابَقت بیان کی ہے تو فقط اُسے ہی ذِکْر کیا جائے۔ کتاب کا مضمون چار حصوں میں بیان کیا گیا ہے: پہلا حصہ واقعۂ معراج پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصے میں معراج شریف سے متعلق آیاتِ قرآنیہ اور ان سے ماخوذ چند مَدَنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔ تیسرے حصے میں معراج شریف سے متعلق کچھ متفرق اور مفید معلومات دی گئی ہے اور چوتھا حصہ ان مُشاہدات کے بیان میں ہے جنہیں پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے معراج کی رات مُلاحظہ فرمایا۔ اس میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عطا، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی عِنایَت اور شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی نظرِ شفقت کا ثمرہ ہے اور خامیوں میں ہماری کوتاہ فہمی کا دَخَل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم. اب آیئے! یہ کتاب خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے...!!

شعبہ اصلاحی کتب

المدینۃ العلمیۃ (سردار آباد)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ معراج

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے، اس میں فِرِشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو کوئی بھی مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے اُس کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دُرُود پڑھتا رہتا ہے۔ حضرتِ ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: کیا وِصال شریف کے بعد بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! وِصال کے بعد بھی، بے شک اللہ تعالٰی نے زمین پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زندہ ہیں، انہیں رِزْق دیا جاتا ہے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ اِسلام کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔[2] اُوپر بَیان کی گئی رِوَایت سے بھی یہی ظاہِر ہوتا ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ!

(1)...سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته...الخ، ص٢٦٣، الحديث: ١٦٣٧.
(2)...بہارِ شریعت، حصہ اوّل، عقائد متعلقہ نبوت، ۱/۵۸.

جب تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ شان ہے تو سب نبیوں کے سردار، محبوبِ پروردگار، حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کا عالَم کیا ہوگا...؟ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آج بھی حَیات ہیں اور اپنے غُلاموں کی دَسْت گیری و مشکل کشائی فرماتے ہیں، مگر ہماری کم بِین (کمزور) نِگاہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنے سے قاصِر ہیں۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کیا خوب فرماتے ہیں:

ع تو زندہ ہے وَاللہ! تو زِندہ ہے وَاللہ!
مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے [1]

معجزۂ معراج اور زمانے کے حالات

جب سے پیارے آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی نبوت ورِسالت کا اِعْلان فرمایا تھا اور لوگوں کو خُدائے واحِد عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تھا تب سے شرک وکفر کی فضاؤں میں پَروان چڑھنے والے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن ہوگئے تھے۔ حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک حَیات کے ہر ہر باب کا ہر ہر وَرَق اُن کے سامنے تھا جو شبنم سے زیادہ پاکیزہ، پھول سے زیادہ شگفتہ، آفتاب وماہتاب سے زیادہ روشن وچمک دار اور ظاہِری باطِنی ہر قسم کے عیب وبُرائی سے پاک تھا، اس کے باوُجود وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے لگے، نبوت کی روشن نِشانیاں دیکھ کر

---

(1)...حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ص۱۵۸.

جب لاجواب ہو جاتے اور کچھ بن نہیں پڑتا تو انہیں سحر وجادوگری قرار دے دیتے۔ ظالموں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ نازنین پر پتھر برسائے، تکالیف ومَصائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن وتشنیع کا بازار خُوب گرم کیا، ان تمام مَظالم میں اُس وقت اور اِضافہ ہو گیا جب اِعلانِ نبوت کے دسویں سال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابوطالب اور اس کے کچھ روز بعد اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا انتقال ہوا۔

رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان تمام رکاوٹوں کے باوجود دعوتِ اِسْلام کو موقوف (ترک) نہ فرمایا اور لوگوں کو کفر وشرک سے روکتے رہے۔ اس نازک دَور میں جو کوئی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کر کے مُشَرَّف بہ اِسْلام ہوتا، کُفّار کے جَور وسِتَم کا نِشانہ بن جاتا۔ بہر حال وقت رفتہ رفتہ گزرتا گیا اور ہمیشہ کی طرح یہ سال بھی اپنے اختتام کو پہنچا، پھر گیارھواں سال شروع ہوتا ہے، اس میں بھی طعن وتشنیع اور جَور وسِتَم کا بازار اُسی طرح گرم ہے اور پیارے ومحبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام تر رُکاوٹوں، پریشانیوں اور مصیبتوں کے باوُجود اِعلائے کَلِمَۃُ الْحق (حق کی سربلندی) کے لئے مصروفِ عمل ہیں، کرتے کرتے رَجَب کا مبارک مہینہ آجاتا ہے اور جب اس کی ستائیسویں شب ہوتی ہے تو اس مبارک رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ شَرَف عطا فرماتا ہے کہ نہ کسی کو مِلا نہ ملے۔ یہ وہ حیرت انگیز واقعہ تھا کہ سننے والے دَنگ رہ جاتے ہیں، عقل کو دولتِ کُل سمجھنے

والوں کے کُفْر وانکار میں اِضافہ ہوتا ہے جبکہ کامِلُ الْاِیمان خُوش نصیبوں کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حیرت انگیز واقِعے کو مِعْراج کہا جاتا ہے، قرآنِ کریم میں **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اس کا **مختصر** ذِکْر کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نِشانیاں دِکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

آیئے! اب اس کا تفصیلی بیان مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

واقِعۂ مِعْراج کا بَیان

بعثت کے گیارھویں سال، ہجرت سے دو سال پہلے، 27 رَجَبُ المرجَّب، پیر شریف کی سُہانی اور نُور بھری رات ہے اور پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نمازِ عشا ادا فرمانے کے بعد اپنی چچا زاد بہن حضرتِ اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے گھر آرام فرما ہیں کہ دولت خانۂ اقدس کی مُبارَک چھت کھلی، حضرتِ جبرائیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نیچے حاضر

ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سے مسجدِ حرام میں لاکر حطیمِ کعبہ میں لِٹا دیا۔[1]

شَقِّ صَدْر

ابھی پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہیں (حطیمِ کعبہ میں) کروٹ کے بَل لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُونگھ کا اثر باقی تھا کہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر حاضر ہوئے، اس بار انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ پاک کو ہنسلی کی ہڈی سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چاک کیا اور قلبِ اطہر کو باہَر نِکال لیا۔ پھر ایمان وحکمت سے بھرا سونے کا ایک طشت (تھال) لایا گیا، حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کو آبِ زم زم سے غسل دیا اور پھر ایمان وحکمت سے بھر کر واپس اُس کی جگہ رکھ دیا۔[2]

بُراق کی سواری

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں سواری کے لئے گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ایک سفید جانور حاضر کیا گیا، جسے بُراق

---

(1)... مرآۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۱۳۵/۸۔
والسیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر الاسراء والمعراج، ۳۸/۲۔
وفتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲۰۶/۷، تحت الحدیث: ۳۸۸۷۔

(2)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷۔
وفتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۲۰۶، تحت الحدیث: ۳۸۸۷، ملتقطاً

کہا جاتا ہے۔ اس پر زِین کَسی ہوئی تھی، لگام پڑی ہوئی تھی اور اس کی رفتار کا عالَم یہ تھا کہ تاحَدِّ نِگاہ (جہاں تک نظر پہنچتی وہاں) اپنا قدم رکھتا، بلندی پر چڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ چھوٹے اور پاؤں لمبے ہو جاتے اور نیچے اترتے ہوئے ہاتھ لمبے اور پاؤں چھوٹے ہو جاتے جس کی وجہ سے دونوں صورتوں میں اس کی پیٹھ برابر رہتی اور سوار کو کسی قسم کی مشقت کا سامنا نہ ہوتا۔ (1)

سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اُس پر سوار ہونے کا ارادہ فرمایا اور اُس کے قریب تشریف لائے تو اُس نے خُوشی سے پُھولے نہ سَماتے ہوئے اُچھل کود شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنا ہاتھ اس کی گردن کے بالوں کی جگہ پر رکھا اور فرمایا: اے بُراق! تجھے حَیا نہیں آتی؟ خُدائے ذُوالجلال کی قسم! حُضُور محمدِ مصطفٰے، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ عزت وکرامت والی کوئی ہستی تجھ پر سوار نہیں ہوئی۔ یہ سن کر بُراق حَیا کے مارے پسینے پسینے ہو گیا اور اُچھل کود ختم کر کے پُرسکون ہو گیا۔ (2)

---

(1)...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.
وسنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ص۷۲۳، الحدیث: ۳۱۳۱
والمعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۶۵، الحدیث: ۳۸۷۹، ملخصًا.
و شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الخامس فی تخصیصہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۸/۷۵.
(2)...السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر الاسراء والمعراج، المجلد الاول، ۲/۳۶.
وسنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ص۷۲۳، الحدیث: ۳۱۳۱
وفتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۷/۲۶۰، تحت الحدیث: ۳۸۸۷.

بیت المقدس کی طرف روانگی

پھر سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سوار ہوئے اور اس شان سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا علّامہ بوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ع سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلًا اِلٰی حَرَمٍ

كَمَا سَرٰی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ [1]

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعْراج کی شب حرمِ کعبہ سے حرمِ بیت المقدس تک اس شان سے سفر کیا جیسے چودھویں رات کا چاند سخت تاریک رات کے اندھیروں میں نور بکھیرتا ہوا چلتا ہے۔

اس نورانی سفر میں فِرِشتوں کے سردار حضرتِ سیّدُنا جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ [2]

تین مقامات پر نماز

دورانِ سفر ایک مقام پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعْلُوم ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

(1)... قصیدۃ البردۃ مع شرحہا عصیدۃ الشہدۃ، الفصل العاشر فی معراج... الخ، ص ۲۳۷۔

(2)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص ۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷۔

کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طیبہ (یعنی مدینہ شریف) میں نماز پڑھی ہے، اسی کی طرف ہجرت ہو گی۔ پھر ایک اور مقام پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرض گُزار ہوئے: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعْلُوم ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طُورِ سِیْنا ♣ پر نماز پڑھی ہے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہم کلامی کا شَرَف عطا فرمایا تھا۔ پھر ایک اور جگہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعْلُوم ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتِ لَحْم ♣ میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرتِ عیسٰی

♣ طُور سے مُراد وہ پہاڑ ہے جو مصر اور اَیلہ کے درمیان واقع ہے، جس پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شرف مِلا تھا، اور سِینا کے بارے میں حضرتِ عکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے کہ یہ اُس جگہ کا نام ہے جہاں طور پہاڑ واقع ہے۔ [تفسیر المظھری، سورۃ التین، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۲۷۳، ملتقطاً]

♣ یہ جگہ بیت المقدس سے جانِبِ جُنُوب چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ [صورۃ الارض، القسم الاول، الشام، ص۱۵۸]

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت ہوئی تھی۔[1]

سفرِ بیت المقدس کے چند مُشاہدات

قدرت کے عجائبات کا مُشاہدہ فرماتے ہوئے شہنشاہِ موجودات، سیاحِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیت المقدس کی طرف رواں دواں تھے کہ راستے کے کنارے ایک بوڑھی عورت کھڑی ہوئی دیکھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑھے چلئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھ گئے، پھر کسی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکار کر کہا: "ھَلُمَّ یَا مُحَمَّد یعنی اے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِدھر آیئے۔ لیکن حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑھے چلئے چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکے بغیر آگے بڑھ گئے پھر ایک جماعت پر گزر ہوا۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَلام عرض کرتے ہوئے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ یعنی اے اوّل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو، اے آخر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔ اے حاشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔" حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

(1)...سنن النسائی، کتاب الصلوۃ، باب فرض الصلوۃ...الخ، ص ۸۱، الحدیث: ۴۴۸، بتغیر قلیل

وَسَلَّم! اِن کے سَلام کے جواب مرحمت فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا۔ پھر ایک دوسری جماعت پر گزر ہوا وہاں بھی ایسے ہی ہوا، پھر تیسری جماعت پر گزر ہوا وہاں بھی ایسے ہی ہوا۔

بعد میں حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: وہ بڑھیا جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راستے کے کنارے کھڑی مُلاحَظہ فرمایا تھا وہ دنیا تھی اس کی صرف اتنی عمر باقی رہ گئی ہے جتنی اس بڑھیا کی ہے، جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دشمن ابلیس (شیطان) تھا، چاہتا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی طرف مائل ہو جائیں اور جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَلام عرض کیا تھا وہ حضرتِ ابراہیم، حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[1]

حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نماز میں

صحیح مسلم شریف کی رِوَایَت میں ہے کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ مُبارَک کے پاس سے ہوا جو ریت کے سرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔[2]

---

(1)... دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل علی... بالافق الاعلی، ۲/۳۶۲.

(2)... صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل... الخ، ص۹۲۷، الحدیث: ۲۳۷۵.

بیت المقدس آمد

اس طرح ان عجائباتِ قدرت کو ملاحظہ فرماتے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقاتیں فرماتے سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مقدس شہر میں تشریف لے آئے جہاں مسجدِ اقصیٰ واقع ہے، شہر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بابِ یمانی سے داخل ہوئے پھر مسجد کی جانب چلے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بُراق کو دروازۂ مسجد میں موجود اس کڑے کے ساتھ باندھا جس سے پہلے کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باندھا کرتے تھے۔ بعد میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اسے مسجد کے اِحاطے میں لے آئے اور اپنی انگلی کے ذریعے ایک پتھر میں سوراخ کر کے اُس کے ساتھ باندھ دیا۔[1]

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اظہار کے لئے بیت المقدس میں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا تھا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تشریف لائے تو ان سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امامت کے لئے آگے کیا پھر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ

(1)... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج... الخ، ۱/۵۲۳، ملتقطاً.
وشرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الخامس... الخ، ۸/۱۰۳، ملخصًا.

مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا علامہ بُوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ع وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٍ[2]

یعنی بیت المقدس میں تمام انبیا ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگے کیا جیسے مَخْدُوم اپنے خادِموں کے آگے ہوتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام انبیا اور رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مقتدی ہیں، اِمامُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام ہیں اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز کبھی نہیں ہوئی، فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخر ہونے کا عُقْدَہ بھی کُھل گیا، اِس کے راز سے بھی پردہ اُٹھ گیا اور معنی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے انبیا اور رسولوں کی اِمامت فرما رہے ہیں۔ اسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ

(1)...سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، الحدیث: ۴۴۸۔
والمعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمہ علی، ۳/ ۱۶۵، الحدیث: ۳۸۷۹۔
والسیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/ ۵۲۵۔

(2)...قصیدۃ البردۃ مع شرحہا عصیدۃ الشہدۃ، الفصل العاشر فی معراج...الخ، ص ۲۴۰۔

رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ع نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیِ اوّل آخِر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے[1]

دودھ اور شراب کے پیالے

بُخاری شریف کی رِوَایَت کے مُطابِق یہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس دودھ اور شراب کے دو پیالے لائے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مُلاحظہ فرمایا پھر دودھ کا پیالہ قبول فرمالیا۔ اس پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہنے لگے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَاکَ لِلْفِطْرَۃِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فطرت کی جانب رہنمائی فرمائی، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شراب کا پیالہ قبول فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت گمراہ ہو جاتی۔"[2]

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خطبے

بیت المقدس کی ان نورانی اور رحمت بھری فضاؤں میں بعض انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خطبے بھی فرمائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اپنے اُوپر اُس کی بے پایاں رحمتوں اور نعمتوں کا تذکرہ فرمایا، چنانچہ سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اتَّخَذَ

(1)... حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص ۲۳۲.

(2)... صحیح البخاری، ص ۱۱۸۱، الحدیث: ۴۷۰۹.

اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّاَعْطَانِيْ مُلْكًا عَظِيْمًا وَجَعَلَنِيْ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ يُؤْتَمُّ بِيْ وَاَنْقَذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَجَعَلَهَا عَلَيَّ بَرْدًا وَّسَلَامًا یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے خلیل بنایا، مجھے عظیم بادشاہت عطا فرمائی، مجھے امام اور اپنا فرمانبردار بندہ بنایا، میری اقتدا وپیروی کی جاتی ہے، مجھے آگ سے نجات عطا فرمائی اوراسے مجھ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی کردیا۔''

پھر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہنے لگے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَلَّمَنِيْ تَكْلِيْمًا وَّاصْطَفَانِيْ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلِمَاتِهٖ وَقَرَّبَنِيْ اِلَيْهِ نَجِيًّا وَاَنْزَلَ عَلَيَّ التَّوْرَاةَ وَجَعَلَ هَلَاكَ آلِ فِرْعَوْنَ عَلٰى يَدِيْ وَنَجّٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى يَدِيْ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھ سے کلام فرمایا، مجھے اپنی رِسالت اور کلمات کے لئے منتخب فرمایا، مجھے راز کہنے کو قریب کیا، مجھ پر تورات نازِل فرمائی، میرے ہاتھ پر فرعون کو ہلاک فرمایا اور میرے ہی ہاتھ پر بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی۔

ان کے بعد حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَوَّلَنِيْ مُلْكًا وَّاَنْزَلَ عَلَيَّ الزَّبُوْرَ وَاَلَانَ الْحَدِيْدَ وَسَخَّرَ لِيَ الطَّيْرَ وَالْجِبَالَ وَآتَانِيَ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی، مجھ پر زبور نازِل فرمائی، لوہے کو میرے لئے نرم فرمادیا، میرے لئے پرندوں اور پہاڑوں کو مُسخَّر فرمادیا، مجھے حکمت اور فصلِ خِطاب (حق وباطِل میں فرق کرکے فیصلہ کرنے کا علم) عطا فرمایا۔''

پھر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہنے لگے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لِیَ الرِّیَاحَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَسَخَّرَ لِیَ الشَّیَاطِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مَا شِئْتُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَعَلَّمَنِیْ مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَکُلَّ شَیْءٍ وَّاَسَالَ لِیْ عَیْنَ الْقِطْرِ وَاَعْطَانِیْ مُلْکًا عَظِیْمًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے میرے لئے ہواؤں، جنوں اور انسانوں کو مُسَخَّر فرما دیا، شیاطین کو بھی مُسَخَّر فرما دیا اور اب یہ وہ کام کرتے ہیں جو میں ان سے چاہتا ہوں مثلاً بلند وبالا مکانات تعمیر کرنا اور تصویریں بنانا، مجھے پرندوں کی بولی اور ہر چیز سکھائی، میرے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرمائی جو میرے بعد کسی کے لئے نہیں۔“

ان کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَنِیَ التَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَجَعَلَنِیْ اُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِہٖ وَرَفَعَنِیْ وَطَھَّرَنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاَعَاذَنِیْ وَاُمِّیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَلَمْ یَکُنْ لِّلشَّیْطٰنِ عَلَیْھِمَا السَّبِیْلَ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے تورات اور انجیل سکھائی، مجھے پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مرض والے کو تندرست کرنے والا اور اپنے اِذن سے مُردوں کو زندہ کرنے والا بنایا، مجھے آسمان پر اُٹھایا، مجھے کافروں سے پاک کیا، مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود سے پناہ عطا فرمائی جس کی وجہ سے اُسے میری ماں پر کوئی راہ نہیں۔“

جب ان سب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا اور اپنے اُوپر اس کی بے پایاں رحمتوں کا بیان کرلیا تو سب کے بعد تمام نبیوں کے سردار، احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیا، خطبے سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا کہ تم سب نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا بیان کی ہے اور اب میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف وثنا بیان کرتا ہوں، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح خطبہ پڑھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ اُمَّةً وَّسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام انسانوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا، مجھ پر حق وباطل میں فرق کرنے والی کتاب (قرآن) کو نازِل فرمایا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، میری اُمّت کو لوگوں میں ظاہِر ہونے والی سب اُمّتوں میں بہترین اُمّت بنایا، درمیانی اُمّت بنایا اور انہیں اوّل بھی بنایا اور آخر بھی، میرے لئے میرا سینہ کُشادہ فرمایا، مجھ سے بوجھ کو دُور فرمایا، میرے ذِکر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتح اور خاتَم بنایا۔" یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: "بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ یعنی اسی وجہ سے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تم پر فضیلت پائی۔"[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کس قدر عالی اور بلند ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان فرماتے اور سب انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت کا اِعلان فرماتے ہیں، پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

ع سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
خَلق سے اولیا، اولیا سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ملکِ کونین میں انبیا تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی[2]

آسمان کی طرف عُرُوج

پہلا آسمان

بیت المقدس کے مُعاملات سے فارِغ ہونے کے بعد پیارے پیارے آقا،

---

(1)...دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل...بالافق الاعلی، ۲/۴۰۰۔

(2)...حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص۱۳۸، ملتقطًا۔

بیٹھے بیٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا اور ہر بلندی کو پست فرماتے تیزی سے آسمان کی طرف بڑھتے چلے گئے، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا۔ رِوایَت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایک دروازے پر تشریف لائے جسے بَابُ الْحَفَظَه کہا جاتا ہے، اس پر اسماعیل نامی ایک فِرِشتہ مُقَرَّر ہے۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: جِبْرِیل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا: محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: "مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔" پھر دروازہ کھول دیا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف فرما ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِد حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمائیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہنے لگے: "مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔"[1]

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.
وعمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۱۱/۶۰۳، تحت الحدیث: ۳۸۸۷.

جنتی وجہنمی اَرواح

سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دائیں بائیں کچھ لوگوں کو ملاحظہ فرمایا، جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رو پڑتے ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اِن کے دائیں اور بائیں جانِب جو یہ صورتیں ہیں یہ اِن کی اولاد ہیں، دائیں جانِب والے جنتی ہیں اور بائیں جانِب والے جہنمی ہیں۔ [1]

دوسرا آسمان

اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسرے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا، آن کی آن میں دوسرا آسمان بھی آگیا اور یہاں بھی وہی مُعَامَلہ پیش آیا کہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: جِبْرِیل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا: محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: "مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔" پھر دروازہ کھول دیا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو

---

(1)...صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت... الخ، ص ۱۶۱، الحدیث: ۳۴۹.

حضرتِ یحییٰ اور حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا، یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ حضرتِ یحییٰ اور حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا۔ اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہنے لگے: ”مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَ النَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو خُوش آمدید۔“[1]

تیسرا آسمان

پھر تیسرے آسمان کی طرف سفر شروع ہوا، جب وہاں پہنچے حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ فرمایا: جبریل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: ”مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔“ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ دروازے سے گزر کر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمان کے اُوپر پہنچے تو حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اِنہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر آپ

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہنے لگے: " مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ "(1)

چوتھا آسمان

پھر چوتھے آسمان کی طرف سفر شروع ہوا، وہاں پہنچ کر بھی یہی مُعاملہ ہوا کہ حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْهِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ فرمایا: جِبْرِیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: " مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خُوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔ " اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ اس سے گزر کر جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہا: " مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَ النَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو خُوش آمدید۔ "(2)

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.

(2)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۷، الحدیث: ۳۸۸۷.

پانچواں آسمان

اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچویں آسمان کی طرف سفر کا آغاز فرمایا، یہاں پہنچ کر بھی حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ فرمایا: جِبْرِیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: "مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خُوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔" پھر دروازہ کھول دیا۔ سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے اور حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملاحظہ فرمایا۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ حضرتِ ہارون عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، انہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہا: "مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو خُوش آمدید۔"[1]

چھٹا آسمان

پانچویں آسمان پر حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمانے کے بعد پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھٹے آسمان پر تشریف

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص ۹۷۷، الحدیث: ۳۸۸۷.

لائے۔ حضرتِ جبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ فرمایا: جبریل۔ پھر پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: "مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خُوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔" پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے اور یہاں حضرتِ موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: یہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہا: "مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بھائی اور صالح نبی کو خُوش آمدید۔" حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمانے کے بعد جب شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گِریہ فرمانے لگے۔ دَرْیافت کیا گیا: آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کس چیز نے رُلایا؟ فرمایا: مجھے اس بات نے رُلایا ہے کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ان کی اُمَّت میں سے داخِلِ جنّت ہونے والے لوگوں کی تعداد میری اُمَّت میں سے داخِلِ جنّت ہونے والوں سے زیادہ ہوگی۔[1]

(1)...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۷، الحدیث: ۳۸۸۷.

ساتواں آسمان

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساتویں آسمان پر تشریف لائے، یہاں بھی حضرتِ جِبْرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ فرمایا: جِبْرِیل۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر کہا گیا: "مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خُوش آمدید! کیا ہی اچھا آنے والا آیا ہے۔" پھر دروازہ کھول دیا۔ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بیت المعمور* سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِد ہیں، اِنہیں سلام کہیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہا: "مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بیٹے اور صالح نبی کو خُوش آمدید۔"(1)

---

* بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے، کعبہ معظمہ کے مقابل ساتویں آسمان کے اوپر ہے، بعض رِوایات میں ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں فرشتوں کو نماز پڑھائی جیسے بیت المقدس میں نبیوں کو پڑھائی تھی۔ [مراٰۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/۱۴۴]

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۷، الحدیث: ۳۸۸۷.
وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء... الخ، ص۷۹، الحدیث: ۱۶۲.

سدرۃ المنتہیٰ

ساتویں آسمان پر حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمانے کے بعد سیّدِ والا تبار، دوعالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ المنتہیٰ کے پاس تشریف لائے۔ یہ ایک نورانی بیری کا درخت ہے، جس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان کے اُوپر ہیں، اس کے پھل مقامِ ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے اور پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ سِدْرَۃُ المنتہیٰ ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں چار نہریں مُلاحظہ فرمائیں جو سِدْرَۃُ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی تھیں، ان میں سے دو تو ظاہِر تھیں اور دو خفیہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ عرض کیا: خفیہ نہریں تو جنت کی ہیں * اور ظاہِری نہریں نِیل اور فُرات ہیں۔[1]

مقامِ مستویٰ

جب پیارے آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ المنتہیٰ سے آگے بڑھے تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام وہیں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے

---

* یہ جنتی نہریں کوثر اور سلسبیل ہیں یا کوثر اور نہرِ رحمت۔ [مراۃ المناجیح، معراج کا بیان، ۸/ ۱۴۳]

(1)... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص ۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.
وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء... الخ، ص ۸۱، الحدیث: ۱۶٤.
ومراۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/ ۱۴۳.

مَعْذِرَت خواہ ہوئے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور بلندی کی طرف سفر فرماتے ہوئے ایک مقام پر تشریف لائے جسے مستویٰ کہا جاتا ہے، یہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قلموں کی چرچراہٹ سماعَت فرمائی۔ یہ وہ قلم تھے جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرھویں شب متعلقہ حُکّام فِرِشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

عرشِ عُلیٰ سے بھی اُوپر

پھر مستویٰ سے آگے بڑھے تو عرش آیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بھی اُوپر تشریف لائے اور پھر وہاں پہنچے جہاں خُود "کہاں" اور "کب" بھی ختم ہو چکے تھے کیونکہ یہ الفاظ جگہ اور زمانے کے لئے بولے جاتے ہیں اور جہاں ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونق اَفْرَوز ہوئے وہاں جگہ تھی نہ زمانہ۔ اسی وجہ سے اسے لامکاں کہا جاتا ہے۔

ع سراغِ اَین و متٰی کہاں تھا، نشانِ کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے[2]

---

(1)... المواھب اللدنیۃ، المقصد الخامس، ۲/۳۸۱.
وصحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت... الخ، ص ۱۶۱، الحدیث: ۳۴۹.
ومراٰۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/۱۵۵.

(2)... حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ص ۲۳۵.

یہاں اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ قربِ خاص عطا فرمایا کہ نہ کسی کو ملا نہ ملے۔ حدیث شریف میں اس کے بیان کے لئے قَابَ قَوْسَیْن کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔[1] جنہیں اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب انتہائی قُرب اور نزدیکی بتانا مقصود ہوتا ہے۔

دیدارِ الٰہی اور ہم کَلامی کا شَرَف

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے اپنے پیارے ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا دیدار کیا کہ پَردہ تھا نہ کوئی حجاب، زمانہ تھا نہ کوئی مکان، فِرِشتہ تھا نہ کوئی اِنسان، اور بے واسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصِل کیا۔*

لامکاں کی وحی

وہ وحی کیا تھی جو ربّ تعالٰی نے اس قُرب خاص میں بندۂ خاص کی طرف فرمائی اور کیا راز نیاز ہوئے، بخارِی شریف کی حدیث میں اسے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: "فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی یعنی ربّ نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی وہ کی۔" اکثر محققین فرماتے ہیں کہ اس وحی کا مضمون کسی کو معلوم نہیں کہ

---

(1)...صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی: وکلم اللہ...الخ، ص ۱۸۱۱، الحدیث: ۷۵۱۷

* رسولِ پاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عرش کے اوپر تشریف لانے اور بے حجاب ربّ تعالٰی کا دیدار کرنے سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 30، صفحہ 637 پر رِسالے مُنَبِّہُ الْمُنْیَۃ بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃ کا مُطالعہ کیجئے۔

مُحِبّ اور محبوب کے اَسرار دوسروں پر ظاہِر نہیں کیے جاتے، اگر خُدا عَزَّوَجَلَّ کو ان کا اِظْہار مقصود ہوتا خُود ہی بیان فرما دیتا جب اُس نے بیان نہیں کیا کہ فرمایا: وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی، تو کس کی مجال ہے کہ دَرْیافت کرے۔[1]

بہرحال مختصر طور پر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ دین و دنیا کی جسمانی و روحانی، ظاہِری و باطِنی نعمتیں اور عُلُوم و مَعارِف جو کچھ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی حکمت کے مُطابِق عطا فرمانا چاہتا تھا وہ سب کچھ عطا فرما دیا البتہ ہر نعمت اور ہر عِلْم و حکمت کا ظُہُور اپنے اپنے وقت پر ہوا اور ہوتا رہے گا۔[2]

پچاس سے پانچ نمازیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر دِن رات 50 نمازوں کا تحفہ (بھی) عطا فرمایا۔ واپس آتے ہوئے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر کیا فرض فرمایا؟ ارشاد فرمایا: 50 نمازیں۔ اس پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا: "اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَاِنِّیْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ یعنی واپس اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس جایئے

---

(1)... صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالی وکلم اللہ... الخ، ص ۱۸۱۱، الحدیث ۷۵۱۷۔
وانوارِ جمالِ مصطفیٰ، ص ۲۷۵، بتغیر۔

(2)... مقالاتِ کاظمی، ۱/ ۱۹۵، ملخصاً۔

اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت سے یہ نہیں ہوسکے گا، میں نے بنی اسرائیل کو آزما کر دیکھ لیا ہے اور ان کا تجربہ کرلیا ہے۔" چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یَارَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ یعنی اے میرے ربّ! میری اُمَّت پر تخفیف فرما۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ نمازیں کم کردیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ نمازیں کم کردی ہیں۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت سے یہ نہ ہوسکے گا، واپس اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو وہ پانچ نمازیں کم فرمادیتا پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لاتے تو وہ اور کمی کا عرض کرکے واپس ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیج دیتے، حتیٰ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! دِن اور رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس گنا ہے، اِس طرح یہ 50 نمازیں ہوئیں۔ جو نیکی کا ارادہ کرے پھر اسے نہ کرے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر کرلے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو بُرائی کا ارادہ کرے پھر اس سے باز رہے تو اُس کے نامہ اَعمال میں کوئی بُرائی نہیں لکھی جائے گی اور اگر بُرا کام کرلیا تو ایک بُرائی لکھی

جائے گی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ واپس اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اتنی بار گیا ہوں کہ اب مجھے حَیا آتی ہے۔(1)

جنت کی سیر

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر تشریف لائے، اِس بار اس پر مختلف رنگ چھا گئے۔ رِوَایَت میں ہے کہ فِرِشتوں نے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنے کی اِجازت طلب کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔ پس وہ فِرِشتے سِدْرہ پر چھا گئے تاکہ وہ حُضُور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کا شرف حاصِل کرسکیں۔

یہاں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنت میں لایا گیا۔ اس میں موتیوں کی عِمارتیں تھیں اور اس کی مِٹّی مشک تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں چار قسم کی نہریں مُلاحظہ فرمائیں: ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں) اور چوتھی پاکیزہ اور صاف ستھرے شہد کی۔

---

(1)... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء... الخ، ص۷۹، الحدیث: ۱۶۲.

اس کے انار جسامت میں ڈولوں کی طرح اور پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعَامات تیار کر رکھے ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اس کا خَیال گزرا۔ (1)

نہرِ کوثر پر تشریف آوری

جنت کی سیر کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نہر پر تشریف لائے جس کے کناروں پر جَوف دَار (اندر سے خالی کئے ہوئے) موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی خالص مشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کوثر ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَطا فرمائی ہے۔ (2)

جہنّم کا مُعایَنہ

جنت کی سیر کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جہنّم کا مُعایَنہ کرایا گیا، وہ اس طرح کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنت میں ہی موجود تھے اور جہنّم پر

---

(1)...صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ص ٨٠٢، الحدیث: ٣٣٤٢
والدر المنثور، سورۃ النجم، تحت الآیۃ: ١٦، ١٤/ ٢٨.
ودلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلی، ٢/ ٣٩٤.
(2)...صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ١٦١٢، الحدیث: ٦٥٨١، بتقدم وتاخر

سے پردہ ہٹا دیا گیا جس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے مُلاحظہ فرمالیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اُسے بند کر دیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر تشریف لائے۔[1]

واپسی کا سفر

اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا، واپس آتے ہوئے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانِ دنیا پر تشریف لائے اور اس کے نیچے نظر فرمائی تو وہاں گرد وغبار، شور وغوغا اور دھواں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں پر منڈلاتے رہتے ہیں تاکہ وہ زمین وآسمان کی بادشاہی میں غور وفِکْر نہ کر سکیں اگر یہ گرد وغبار وغیرہ نہ ہوتا تو لوگ (کائنات کے) عجائبات دیکھتے۔[2]

مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے راستے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُریش کے تین تجارتی قافلے بھی مُلاحظہ فرمائے۔ ♣

---

(1)...دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل...بالافق الاعلی، ۲/۳۹۵.
وحاشیۃ الدردیر علی قصۃ المعراج، ص۲۲.

(2)...مسند احمد، ۴/۳۷۸، الحدیث: ۸۸۷۲.

♣ ان قافلوں کا بیان آگے آرہا ہے۔

واقعۂ معراج کا اِعلان

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرتِ کاملہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت ہے کہ اس نے رات کے مختصر سے حصے میں اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیت المقدس اور پھر ساتوں آسمانوں نیز عرش و کرسی سے بھی اُوپر لامکاں کی سیر کرائی، بعض نادان جو ہر بات کو عقل کے ترازو پر تولنے کے عادی ہوتے ہیں ایسے مُعامَلات میں بھی اپنی ناقص عقل کو دخل دیتے ہیں، جب کچھ بن نہیں پڑتا تو من گھڑت اور باطِل تاویلوں اور حیلوں بہانوں سے خالِقِ کائنات اللہ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کے ہی انکاری ہو جاتے ہیں۔ (مَعَاذَ اللہ)

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ قادِرِ مطلق ہے، وہ ہر شے پر قادِر ہے۔ یہ زمین و آسمان، یہ پہاڑ و سمندر، یہ چاند و سورج، یہ فاصلے اور یہ سفر کی منزلیں سب کچھ اُسی کا پیدا کیا ہوا ہے، وہ جس کے لئے چاہے فاصلے سمیٹ دے اور جس کے لئے چاہے بڑھا دے، عقلیں اس کا اِحاطہ کرنے سے قاصِر ہیں نیز اس نے اپنی قدرتِ کامِلہ سے اپنے پیارے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایسے بہت سے اُمُور عطا فرمائے ہیں جو عادتاً ناممکن و مُحال ہوتے ہیں، ایسے اُمُور کو معجزے کہا جاتا ہے جیسے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا اور حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد

(پیدائشی) اندھوں کو بینا (دیکھنے والا) کرنا وغیرہ، اور سب سے افضل نبی ورسول حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزات عطا فرمائے۔ بس ہمیں اس کی قدرت پر پختہ ایمان رکھنا چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آسمانِ ہِدایت کے روشن ستاروں حضراتِ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عمل ہمارے لئے بہترین راہ نُما ہے، ان عالی رتبہ ہستیوں نے کم وبیش زندگی کے ہر شعبے میں مثالی کِردار ادا کیا ہے اور اس سے بعد والوں کے لئے ایک بہترین نمونہ پیش کیا ہے کہ خواہ کیسی ہی حیران کُن بات ہو اور کیسا ہی حیرت انگیز واقعہ ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر صِدقِ دِل سے ایمان لانا چاہئے۔ آیئے! اب واقعۂ مِعْراج کی تصدیق کے سلسلے میں اَفْضَلُ الصَّحابہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُبارَک عمل مُلاحظہ کیجئے، لیکن اس سے پہلے اُس وقت کے اَحْوال بیان کئے جاتے ہیں جس وقت مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی پُر بہار فضاؤں میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعْراج شریف کا اِعْلان فرمایا تھا لیکن کفر وشرک کی نجاست سے آلود کُفّار و مُشرِکین اپنی رَوِش (طریقے) کے مُطابِق اس کے ماننے سے انکاری ہوئے تھے، چنانچہ رِوَایات کے مُطابِق مِعْراج کی صبح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے الگ تھلگ ہو کر کسی جگہ تشریف فرما تھے اور بہت فکر مند تھے کہ لوگ مِعْراج کا واقعہ سُن کر یقین نہیں کریں گے۔ اتنے میں ابو جہل کا وہاں سے

گزر ہوا، جب اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے الگ تھلگ اور فکر مندی کی حالت میں بیٹھے دیکھا تو پاس آکر بیٹھ گیا اور (مَعَاذَ اللّٰہ) مذاق اُڑاتے ہوئے کہنے لگا: کیا کوئی نئی بات ہو گئی ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: مجھے رات کو سیر کرائی گئی۔ دَرْیافت کیا: کہاں تک؟ فرمایا: بیت المقدس تک۔

یہ سُن کر اُس دشمنِ رسول نے لوگوں کو دعوتِ اِسْلام سے روکنے اور بعض کمزور ایمان والے مسلمانوں کو دینِ اِسْلام سے بَرگشتہ کرنے کی ایک نئی راہ ڈھونڈلی لیکن فوراً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب نہیں کی اور لوگوں کو اس بارے میں نہیں بتایا کہ (مَعَاذَ اللّٰہ) کہیں لوگوں کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بات سے انکار نہ کر دیں۔ رِوَایَت میں ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافت کیا: اگر میں لوگوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بُلا لاؤں تو کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں بھی یہ بات بیان کریں گے جو مجھے کی ہے؟ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں۔ پھر ابوجہل نے لوگوں کو بُلایا جب لوگ جمع ہوگئے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں بھی وہی بات بیان فرمائی تو (مَعَاذَ اللّٰہ) اِسے جُھوٹ گمان کرتے ہوئے کسی نے تالی بجائی اور کسی نے حیرت سے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا۔[1]

---

(1)...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ...الخ، ٤٢٢/٧، الحدیث: ٦٢، ملتقطاً

مطعم نے کہا: آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آج کی اِس بات کے عِلاوہ پہلے کی سب باتیں واضح تھیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ (مَعَاذَ اللہ) آپ جُھوٹے ہیں کیونکہ ہم بیت المقدس کی طرف آتے جاتے ایک ایک مہینہ سفر کرتے ہیں جبکہ آپ کا خَیال ہے کہ آپ راتوں رات وہاں سے ہو بھی آئے ہیں، لات وعُزّیٰ کی قسم! میں آپ کی تصدیق نہیں کروں گا۔[1]

بیت المقدس کا روبرو پیش ہونا

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے بیت المقدس کو دیکھا ہوا تھا اُنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیت المقدس کی نِشانیاں دَرْیافت کیں۔ مکے مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی نِشانیاں بَیان فرمانے لگے حتی کہ بعض باتوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبہ ہوا تو بیت المقدس کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لا کر دارِ عقیل کے پاس رکھ دیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تمام نِشانیاں بَیان فرمادیں۔ اس پر لوگ پُکار اُٹھے: جہاں تک نِشانیوں کا تعلُّق ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ بالکل دُرُست ہیں۔[2]

قافِلوں کی خبریں

بعض لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے قافلوں کے بارے

(1)...الدر المنثور، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۹/۱۹۱۔
(2)...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ...الخ، ۷/۴۲۲، الحدیث: ۶۱، ملتقطاً

میں بھی دَرْیافت کیا جو دوسرے ملکوں سے تجارت کرکے واپس آرہے تھے، سرکارِ عالی وقار، محبوب ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں قافلوں کے متعلق بتایا اور ان کے آنے کے وقت اور مقام کے بارے میں بھی خبر دی۔ سب کچھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مُوافِق واقع ہوا، اِس پر بجائے اس کے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسالت پر ایمان لاتے، اُلٹا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادوگری کی تہمت لگانے لگے۔ (مَعَاذَ اللہ)[1]

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تصدیق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو واقعہ مِعْراج کی خبر دی تو عقل پرست کُفّار ومُشْرِکین کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ کوئی شخص رات کے مختصر سے حصّے میں بیت المقدس کی سیر کیسے کرسکتا ہے جس کے نتیجے میں اُنہوں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کی ایک نئی راہ ڈھونڈ نکالی اور وہ شورِ بدتمیز بپا کیا جس سے بعض ناپختہ ایمان رکھنے والے لوگوں کے قدم بھی ڈگمگاگئے اور وہ اُن کے دامِ فریب میں پھنس کر اپنے ایمان کا چراغ گُل کر بیٹھے، چنانچہ رِوایت میں ہے کہ معراج کی صبح جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ واقعہ لوگوں سے بیان فرمایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والے اور آپ صَلَّی اللہُ

---

(1)... الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیتہ بالاسراء، ۱/ ۲۸۰ و ۲۹۴، ملخصًا.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرنے والے بعض افراد مرتد ہوگئے۔[1]

ان کے برعکس کامل ایمان والوں کے ایمان میں اور اِضافہ ہوگیا، خُدائے ذُوالجلال کی قدرت پر ان کا یقین اور پختہ ہوگیا اور رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت کا یقین بھی اور زیادہ محکم (مضبوط) ہو گیا،[2] جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ مِعْراج کا اِعْلان فرمانے پر بعض لوگ دوڑتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کی؟ شاید اُن کا خیال تھا کہ یہ عقل و فہم سے بالاتر بات سُن کر حضرتِ ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ چھوڑ دیں گے (مَعَاذَ اللہ) لیکن قربان جایئے سیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شانِ صِدِّیقیت پر کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ انتہائی حیران کُن بات سنی جس پر عقل کے پیروکار کسی طرح بھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، تو بغیر کسی تذبذب اور ہچکچاہٹ کے فوراً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

(1)...المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، الاحاديث المشعرة بتسمية ابي بكر صديقا رضي الله عنه، ٤/٥، الحديث: ٤٤٦٣.

(2)...السيرة النبوية والآثار المحمدية، باب ذكر الاسراء والمعراج، ١/٢٨١، ماخوذًا.

تصدیق کر دی، رِوایَت میں ہے کہ لوگوں سے یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دَرْیافت فرمایا: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ کیا واقعی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا ہے؟ کہا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات کو بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آگئے؟ فرمایا: "نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهٗ فِیْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهٗ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح وشام تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اِس بات سے بھی زِیادہ حیران کُن اور تَعَجُّب خیز ہے۔"[1]

اس دِن رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ اللہَ قَدْ سَمَّاكَ الصِّدِّیْقَ یعنی اے ابو بکر! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں صِدِّیق کا نام دیا ہے۔" رِوایَت میں ہے کہ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صِدِّیق مشہور ہو گئے۔[2]

---

(1)... المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر الاختلاف في امر الخلافة ثم الاجماع على خلافة ابي بكر رضي الله عنه، ۴/۲۵، الحديث: ۴۵۱۵.

(2)... الخصائص الكبرى، باب خصوصيته بالاسراء، ۱/۲۹۴.

والمستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ذكر الاختلاف في امر الخلافة ثم الاجماع على خلافة ابي بكر رضي الله عنه، ۴/۲۵، الحديث: ۴۵۱۵.

واقِعۂ مِعْرَاج سے ماخُوذ چند اَنمول مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے ذُوالجلال نے اپنے پیارے محبوب حُضُور احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس قدر کثیر معجزات عطا فرمائے ہیں کہ شُمار نہیں کئے جاسکتے، جو معجزے دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرداً فرداً عطا ہوئے وہ سب بلکہ ان سے بھی کہیں زیادہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ عالی میں جمع کر دیئے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو یہ ہے کہ

ع دیئے معجزے انبیا کو خُدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان ہزارہا معجزات میں سے ایک مشہور ترین معجزہ اور کائنات کا سب سے منفرد واقعہ مِعْرَاج شریف کا ہے۔ یہ ایک معجزہ اپنے ضِمن میں بہت سے معجزات لئے ہوئے ہے مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینہ مُبارَک کھول کر قلبِ اطہر کو باہر نِکال لیا جانا لیکن اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچنا بلکہ ہوش وحواس میں رہتے ہوئے تمام صورتِ حال بھی مُلاحظہ فرمانا، اسی طرح روشنی سے بھی زیادہ تیز رفتار بُراق کی سواری کرنا وغیرہ اِسی سفرِ مِعْرَاج میں پیش آنے والے واقعات ہیں اور بذاتِ خُود بھی معجزے کی حیثیت رکھتے ہیں، بہرحال سفرِ مِعْرَاج سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبُّ الْعِبَاد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان معجزہ

ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اور اس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عَظَمت اور بارگاہِ ربُّ العِزّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوبیت آفتاب سے بھی زیادہ روشن اور واضح تر ہو جاتی ہے۔ آیئے! اب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ مِعْراج سے حاصِل ہونے والے چند خُوشبودار **مَدَنی پھول** مُلاحظہ کیجئے:

❁...مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے بیت المقدس کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین مقامات پر نماز پڑھنے کے لئے کہا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی: (۱)...مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی پاک زمین میں، جس کی طرف مسلمانوں کی ہجرت ہونے والی تھی۔ (۲)... طور پہاڑ پر، جہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا تھا۔ (۳)...بَیْتِ لَحْم میں جہاں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت ہوئی۔

اس سے مَعْلوم ہوا کہ یہ مقامات بہت ہی عَظَمت والے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جلیل القدر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نسبت ہے۔ مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جس چیز کو صالحین سے نسبت ہو جائے

وہ چیز عظمت والی بن جاتی ہے۔[1] نیز اس سے تبرکاتِ صالحین سے برکت لینے کا ثبوت بھی ملتا ہے چنانچہ حاشیہ سندھی میں ہے کہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عملِ مُبارک آثارِ صالحین کو تلاش کرنے، اُن سے برکت لینے اور اُن کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے کے سلسلے میں بہت بڑی دلیل ہے۔[2]

... نیز اس مُبارک سفر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی قبر مبارک میں نماز پڑھتے مُلاحظہ فرمایا۔ اس سے پتا چلا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی مُبارک قبروں میں زندہ ہیں، وعدۂ الٰہیہ (كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔)[3] کی تصدیق کے لئے فقط ایک آن کے لئے ان کی وفات شریف ہوتی ہے پھر اُسی طرح حَیاتِ حقیقی عطا کر دی جاتی ہے، سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ع انبیاء کو بھی اَجَل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

---

(1)... نور العرفان، پ ۲، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ: ۱۵۸، ص ۳۳۔

(2)... حاشیۃ السندی علی النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ... الخ، ۱/ ۲٤۱، تحت الحدیث: ٤٤۹

(3)... پ ٤، آل عمران: ۱۸۵.

پھر اس آن کے بعد اُن کی حَیات
مثلِ سابق وہی جسمانی ہے [1]

زمین ان کے مُبارَک جسموں کو نہیں کھاتی، ان کی حَیات، حَیاتِ شُہَدا سے بھی زیادہ اَرْفَع واَعْلٰی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کا مالِ وِراثت تقسیم نہیں ہوتا اور ان کے دنیائے ظاہِر سے پَردہ فرمانے کے بعد ان کی ازواج کو کسی سے نِکاح کرنا منع ہوتا ہے۔[2]

...اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ حضراتِ قدسیہ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، ربِّ تَبارَکَ وَتَعَالٰی کے اِذْن وعَطا سے جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں اور ربِّ تعالیٰ نے انہیں اس قدر وسیع اختیارات اور طاقت وقوت سے نوازا ہے کہ کائنات میں کسی کو حاصِل نہیں۔

...جب دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ شان ہے کہ بیت المقدس میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کی پھر آن کی آن میں آسمان پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے استقبال کے لئے حاضِر ہو گئے تو خُود سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کِبْرِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمت وشان اور طاقت وقوت کا عالَم کیا ہو گا؟ اس سے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق کو حاضِر لایا جانا اور حُضُور عَلَیْہِ

---

(1)...حدائقِ بخشش، حصہ دُوم، ص ۳۷۲.

(2)...بہارِ شریعت، حصہ اول، عقائد متعلقہ نبوت، ۱/ ۵۸، بتغیر.

الصّلوٰۃُ وَالسّلام کا اُس پر سوار ہو کر بیت المقدس اور آسمانوں کی سیر کو تشریف لے جانا محض آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم اور اِظہارِ شان کے لئے تھا۔ اس سے ہر گز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سیر کے لئے بُراق کے محتاج تھے، یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی مُعاملے میں کسی مخلوق کے محتاج ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ربّ تعالٰی کے نائبِ اکبر ہیں جس کو جو مِلا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَسُّل سے ہی ملا۔

ع لَا وَ رَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی
وہ جہنّم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسولُ اللہ کی[1]

سب کو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاجت اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ربّ تعالٰی کے سِوا کسی کے محتاج نہیں۔ بُخاری شریف کی حدیث ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللہُ یُعْطِیْ یعنی میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے۔"[2]

---

(1)... حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ص ۱۵۲.

(2)... صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ص ۹۲، الحدیث: ۷۱.

حکیمُ الْاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بُراق پر سوار ہونا اِظْہارِ شان کے لئے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خراماں خراماں چلتا ہے۔ بُراق کی یہ رفتار بھی خراماں تھی ورنہ اس دِن خُود حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اپنی رفتار بُراق سے زیادہ تیز ہوتی۔ دیکھو! حضراتِ انبیاءِ کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے بیت المقدس میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پیچھے نماز پڑھی اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو وداع کیا مگر آسمانوں پر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پہلے پہنچ گئے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا استقبال کیا کیونکہ آج ان حضرات کی کارکردگی کا دِن تھا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دُولہا بننے کا دن تھا، یہ ہے نبی کی رفتار۔[1]

...واقعۂ معراج سے یہ بات بھی پتا چلتی ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ایسی باریابی حاصل ہے کہ بار بار حاضِر ہو سکتے ہیں کہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نمازوں میں کمی کے سلسلے میں عرض معروض سُن کر وہیں سے دُعا نہ کر دی بلکہ بار بار حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ربّ تعالیٰ کے درمیان آتے جاتے رہے۔[2]

---

(1)... مراۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/ ۱۳۷.

(2)... المرجع السابق، ص ۱۴۵، ماخوذاً.

...اس سے نمازوں کی عظمت کا بھی پتا چلا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتوں آسمانوں بلکہ عرش و کرسی سے بھی وراء لامکاں میں بلا کر عطا فرمائی ہیں۔

مُرْسَلِینِ اُولُوا الْعَزم

نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، ان حضرات کو مرسلین اُولوا العزم کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، حصہ اوّل، ۵۲/۱)

اُمّتِ مُحمَّدیہ کی فضیلت

جس طرح حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بلا تشبیہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل۔ (المرجع السابق، ص ۵۴)

قرآن میں مِعراج کا بَیان

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں تین۳ مقامات پر اس کا ذِکر فرمایا ہے۔[1]

پہلا مقام

سورۂ بنی اسرائیل میں ارشادِ ربانی ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

مَدَنی پُھول

مفسرین کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جب سیّدِ عالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم شبِ معراج درجاتِ عالیہ و مَراتبِ رفیعہ (بلند ترین مرتبوں) پر فائز ہوئے تو ربّ عَزَّوَجَلَّ نے خطاب فرمایا: اے **مُحَمَّد** (صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)! یہ فضیلت وشرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا؟ حُضُور (صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے عرض کیا: اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا، اس

---

(1)... مقالاتِ کاظمی، ۱/ ۱۷۴۔

پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔[1] اس آیتِ مُبارَکہ میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زمینی سیر (مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک) کا ذِکر ہے۔ اس سے چند ایک مَدَنی پھول حاصِل ہوئے:

... آیت کو لفظ سُبْحٰنَ سے شروع کرنے کی حکمت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت کے شروع میں سُبْحٰنَ الَّذِیْ کہہ کر اپنی پاکی بیان فرمائی۔ یہ کلمہ تَعَجُّب کے موقعہ پر بولا جاتا ہے، عُلَما فرماتے ہیں: چونکہ واقعہ مِعْراج بہت ہی حیرت انگیز واقعہ ہے اور انسانی عقل سے بالاتر۔ اسی لئے فرمایا کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ یعنی یہ اُس کے ارادے سے ہوا جو عجز سے پاک ہے ہر طرح قادِر ہے۔ حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جسمِ اطہر کا اُوپر کی طرف جانا، کُرۂ آگ وزمہریر سے سلامت گزر جانا، آسمانوں میں داخِل ہو جانا، جنت و دوزخ کی سیر فرمانا، پھر اس قدر جلد واپس آجانا اگرچہ بہت مشکل مَعْلُوم ہوتا ہے، مگر ربِّ قدیر کے نزدیک کچھ مشکل نہیں۔[2]

گُناہوں سے نجات پانے کا نسخہ

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جو کوئی اس اسمِ الٰہی کا وظیفہ کرے یعنی یَا سُبْحٰنَ، یَا سُبْحٰنَ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُسے گُناہوں سے پاک فرمائے گا۔ ہر اسمِ الٰہی کی تجلی عامِل پر

(1)... خزائن العرفان، پ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص ۵۲۵.
(2)... شانِ حبیب الرحمٰن، ص ۱۱۲.

پڑتی ہے جو یَاغَنِیُّ کا وظیفہ پڑھے خود غنی اور مال دار ہو جاوے۔[1]

...خدا تعالیٰ کی قدرت کا بیان

سُبْحٰنَ الَّذِیْ کہہ کر اپنی پاکی بیان فرمانے کے بعد اَسْرٰی کا لفظ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے: لے گیا۔ غور کیجئے! اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانے والا نہیں فرمایا بلکہ اپنی ذاتِ مقدسہ کو لے جانے والا فرمایا۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لفظِ سُبْحٰنَ اور اَسْرٰی فرما کر معراجِ جسمانی پر ہونے والے ہر اعتراض کا جواب دیا ہے، گویا یوں فرمایا کہ اے منکرو! خبر دار! واقعہ معراج میں میرے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اعتراض کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے معراج کرنے اور مسجدِ اقصیٰ یا آسمانوں پر خود جانے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ایسی صورت میں تمہیں ان پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ یہ دعویٰ تو میرا ہے کہ میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے گیا۔ اب اگر میرے لے جانے پر اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسے لے گیا؟ یہ لے جانا اور ذرا سی دیر میں آسمانوں کی سیر کرا کے واپس لے آنا تو ممکن نہیں تو یاد رکھو کہ میں سُبْحٰنَ (ہر عجز و کمزوری سے پاک) ہوں۔ جو چیز مخلوق کے لئے عادتاً ناممکن اور مُحال ہے اگر میرے لے بھی اُسی طرح مُحال اور ناممکن ہو تو میں عاجِز اور ناتُواں ٹھہروں گا اور عاجِزی و ناتُوانی عیب ہے اور

---

(1)...نور العرفان، پ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص۳۳۹۔

میں ہر عیب سے پاک ہوں۔[1]

... معراجِ جسمانی کا ثبوت

اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ مِعْرَاج فقط روحانی نہ تھی بلکہ جسم اور روح دونوں کے ساتھ تھی چنانچہ اعلیٰ حضرتِ، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج شریف یقیناً قطعاً اسی جسمِ مُبَارَک کے ساتھ ہوا نہ کہ فقط روحانی جو اُن کے عطا سے اُن کے غُلاموں کو بھی ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ

پاکی ہے اُسے جو رات میں لے گیا اپنے بندہ کو۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

یہ نہ فرمایا کہ لے گیا اپنے بندہ کی روح کو۔[2]

نوٹ

یاد رہے کہ معراج شریف بحالتِ بیداری جسم وروح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہلِ اِسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَجِلَّہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں۔[3]

---

(1)... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۲۴، ملتقطاً۔

(2)... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۷۴۔

(3)... خزائن العرفان، پ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص ۵۲۵۔

دوسرا مقام

سورۂ بنی اسرائیل میں ہی دوسرے مقام پر ہے:

وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (پ ١٥، بنی اسرائیل: ٦٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دِکھاوا جو تمہیں دِکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔

مِعْراج شریف کی صبح جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس بارے میں بتایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والے بعض لوگ مرتد ہو گئے، اِس آیت میں اُن لوگوں کو آزمائش میں ڈالے جانے کا ذِکْر ہے۔[1] اِس آیت سے بھی یہی پتا چلتا ہے کہ معراج شریف صرف روح کو نہ ہوئی بلکہ جسم اور روح دونوں کو ہوئی کیونکہ اگر حالت خواب میں فقط روح کو معراج ہوتی تو کسی کو اعتراض نہ ہوتا۔

تیسرا مقام

سورۂ نجم میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰىۙ(۱) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰىۚ(۲) وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴) عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰىۙ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اس پیارے چمکتے تارے **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی قسم! جب یہ مِعْراج سے اُترے تمہارے صاحب نہ بھکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے

---

(1)...تفسیر قرطبی، سورۃ الاسراء، تحت الآیۃ: ٦٠، ٥/١٧٥.

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾

(پ۲۷، النجم: ۱-۱۸)

انھیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انھوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اِن آیات میں نجم (تارے) سے کیا مُراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے بہت سے قول ہیں بعض نے ستارے مُراد لئے، بعض نے ستاروں کی ایک خاص قسم ثُرَیّا سے اس کی تفسیر کی اور بعض نے قرآن مُراد لیا ہے۔ راجح قول یہ ہے کہ اس سے ہادیِ بَرحق، سیّدِ انبیا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی مُراد ہے جیسا کہ اُوپر ذِکر کئے گئے آقائے نعمت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمے سے

واضح ہوتا ہے۔[1] چنانچہ اِن آیات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی سیر کی طرف اِشارہ ہے۔

مِعْراج کے حوالے سے مُفید معلومات

...معراج شریف کا انکار کرنا کیسا؟

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پُرنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اس کا منکر (انکار کرنے والا) کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور مَنازِلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ (صَحی-حَہ، مُعْ-تَ-مَدَہ، مَش-ہُورَہ) سے ثابِت ہے جو حدِّ تَواتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] عُرُوج یا اعراج یعنی سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر کی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کرنے اور فَوقَ الْعَرش (عرش سے اُوپر) جانے کا منکر (انکار کرنے والا) خاطی یعنی خطاکار ہے۔[3]

معراج شریف کی حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کا کوئی کام حکمت سے

(1)... تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۷، سورۃ نجم، تحت الآیۃ: ۱، ص ۹۶۹، ملخصاً.

(2)... خزائن العرفان، پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص ۵۲۵.

(3)... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۲۷.

خالی نہیں ہوتا، اس حکیم عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں اگرچہ ہماری عقلیں اسے سمجھنے سے قاصر رہیں۔ یقیناً اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مِعْرَاج کرانے کے سلسلے میں بھی اس کی بے شُمار حکمتیں ہوں گی، یہاں بالکل ظاہِر صرف چار حکمتیں بیان کی جاتی ہیں چنانچہ مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں:

(۱)... تمام معجزات اور درجات جو انبیا کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ اس کی بہت سی مِثالیں ہیں: حضرتِ موسیٰ کَلِیْمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو یہ درجہ ملا کہ وہ کوہِ طُور پر جا کر ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے کلام کرتے تھے، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنت میں بُلائے گئے تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مِعْرَاج دی گئی جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنت و دوزخ کا مُعَائَنہ بھی ہوا غرضکہ وہ سارے مَرَاتِب ایک مِعْرَاج میں طے کرادیئے گئے۔

(۲)... تمام پیغمبروں نے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی اور جنت و دوزخ کی گواہیاں دیں اور اپنی اپنی اُمّتوں سے پڑھوایا کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مگر ان حضرات میں سے کسی کی گواہی دیکھی ہوئی نہ تھی سنی ہوئی تھی اور گواہی کی انتہا دیکھنے

پر ہوتی ہے تو ضرورت تھی کہ اس جماعتِ پاک انبیا میں کوئی ہستی وہ بھی ہو کہ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات پر ہوئی۔

(۳)... ربّ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے مسلمانوں کی جان ومال خرید لیے جنت کے بدلے میں۔ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۱)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جان ومال کا خریدار، مسلمان فروخت کرنے والے اور یہ سودا ہوا حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَعْرِفت سے اور جس کی مَعْرِفت سے سودا ہو وہ مال کو بھی دیکھے اور قیمت کو بھی۔ فرمایا گیا: اے محبوب! تم نے مسلمانوں کی جان ومال تو دیکھ لیے، آؤ! جنت کو بھی دیکھ جاؤ اور غُلاموں کی عِمارتیں اور باغات وغیرہ بھی مُلاحظہ کر لو بلکہ خریدار کو بھی دیکھ لو یعنی خود پَرْوَرْدگار کی ذات کو بھی۔

(۴)... حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مملکتِ الٰہیہ کے بہ عطائے الٰہی مالِک ہیں اسی لئے جنت کے پتہ پتہ پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضکہ ہر جگہ لکھا ہوا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی یہ کہ چیزیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بنائی ہوئی ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو دی ہوئی ہیں:

ع میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحِب میں نہیں میرا تیرا[1]

مرضیٔ الٰہی یہ تھی کہ مالِک کو اسکی ملکیت دِکھادی جاوے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم[2]

معراج شریف کتنی بار ہوئی؟

مِعْراج شریف بیداری کی حالت میں، جسم اور روح کے ساتھ صرف ایک بار ہوئی، ہاں! روحانی طور پر بہت دفعہ ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ احمد بن محمد قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں، بعض عارِفین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا فرمان ہے کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو 34 مرتبہ مِعْراج ہوئی ان میں سے ایک جسم کے ساتھ اور باقی روح کے ساتھ خوابوں کی صورت میں ہوئی۔[3]

کیا دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی معراج ہوئی؟

جیسی مِعْراج ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کرائی گئی اور اس میں جو خصائص و مَراتِب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوئے، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہی خاص ہے کسی اور کو ایسی مِعْراج نہیں ہوئی۔ بعض عُلَما فرماتے ہیں: تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اُن کے مقام و مرتبے کے مُطابِق مِعْراج کرائی گئی ہے۔ چُنانچہ قرآنِ کریم میں حضرتِ سیِّدُنا

---

(1)... حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص۱۶.

(2)... شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۶، ملتقطاً.

(3)... المواهب اللدنية، المقصد الخامس، ۲/ ۳۴۱.

ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے متعلق ہے:

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ(۷۵) (پ۷، الانعام: ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دِکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے۔

اس آیت میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مِعْراج کا ذِکر ہے۔ مفسرین کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صخرہ (ایک چٹان) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سماوات مکشوف کئے (کھول دیئے) گئے، یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو مُعَائنہ فرمایا، آپ کے لئے زمین کَشْف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔[1]

کیا دیگر انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی بُراق پر سوار ہوئے؟

اگرچہ دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی بُراق پر سواری فرمائی ہے جیسا کہ مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اپنے شہزادے حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے

---

(1)... کتاب المعراج، باب ذکر الاسئلۃ فی المعراج، ص ۷٤.
وخزائن العرفان، پ۷، سورۂ انعام، تحت الآیہ: ۷۵، ص ۲۶۲.

ملاقات فرمانے کے لئے بُراق پر سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔[1] تاہم اس میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصیت کے پہلو موجود ہیں چنانچہ

...حضرتِ سیِّدُنا علّامہ نور الدین علی بن ابراہیم حلبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس پر سواری کے وقت یہ تاحدِّ نِگاہ (جہاں تک نظر پہنچتی وہاں) اپنا قدم رکھتا تھا جبکہ پہلے کے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اِس پر سوار ہوئے اُس وقت اِس کی یہ رفتار نہیں تھی۔

...ایک روایت کے مطابق حشر میں صرف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق کی سواری فرمائیں گے، چُنانچہ مروی ہے کہ ایک دفعہ حُضُور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ناقۂ ثمود ♣ اُٹھایا جائے گا، وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدانِ حشر میں آئیں گے۔ اس پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض گزار ہوئے: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مقدس اُونٹنی پر سوار ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، اس پر تو

---

(1)...فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۷/۲۰۹، تحت الحدیث: ۳۸۸۷.

♣ ناقۂ ثمود سے مُراد وہ اونٹنی ہے جو حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا سے بطورِ معجزہ ایک پتھر سے پیدا ہوئی تھی، قومِ ثمود کو اس اُونٹنی کو مارنے سے منع کیا گیا تھا، مگر اُنہوں نے سرکشی کی اور اس کے پاؤں کاٹ دیئے جس کی وجہ سے اُن پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب نازل ہوا۔ [خزائن العرفان، پ۸، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ: ۷۳، ص ۳۰۲، ملخصاً]

میری صاحبزادی سوار ہو گی اور میں بُراق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے الگ خاص مجھ ہی کو عطا ہو گا۔[1]

زمین سے سدرۃ المنتہیٰ کا فاصلہ

سیّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ”زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے، اس سے آگے مستویٰ، اس کے بعد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے! اس سے آگے عرش کے ستر حجابات ہیں ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانسو (500) برس کا فاصلہ اور اس سے آگے عرش اور ان تمام وسعتوں میں فِرِشتے بھرے ہوئے ہیں۔[2]

دیدارِ الٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراج کی شب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار بھی کیا جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا، یاد رہے کہ دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ کا دیدار صرف اور صرف سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہے کسی اور کو نہیں ہو سکتا، چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں ارشاد فرماتے ہیں: دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا

(1)... فتاویٰ رضویہ، ۲۱۴/۳۰۔
(2)... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۳۹۔

دیدار صرف سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاصّہ ہے لہٰذا اگر کوئی شخص دنیا میں جاگتی حالت میں دیدارِ الٰہی کا دعویٰ کرے اُس پر حکمِ کفر ہے جبکہ ایک قول اس بارے میں گمراہی کا بھی ہے چنانچہ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مِنَحُ الرَّوْض میں لکھتے ہیں: اگر کسی نے کہا: "میں اللہ تعالیٰ کو دنیا میں آنکھ سے دیکھتا ہوں" یہ کہنا کفر ہے۔ مزید لکھتے ہیں: جس نے اپنے لیے دیدارِ خداوندی کا دعویٰ کیا اور یہ بات صراحت کے ساتھ (یعنی بالکل واضح طور پر) کی اور کسی تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی تو اس کا یہ اعتقاد فاسد اور دعویٰ غَلَط ہے، وہ گمراہی کے گڑھے میں ہے اور دوسرے کو گمراہ کرتا ہے۔[1]

ہاں! خواب میں دیدارِ الٰہی ممکن ہے چُنانچہ منقول ہے کہ ہمارے امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم، شَمْسُ الْاَئِمَّہ، سِرَاجُ الْاُمَّہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سو بار خواب میں پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ کے دیدار کی سعادت حاصل کی۔[2]

---

(1)... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۲۸.
ومنح الروض، ص٣٥٤ و٣٥٦.

(2)... الخیرات الحسان، ص٩٥.

شبِ معراج کے مشاہدات

شبِ معراج پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کائنات کی سیر فرماتے ہوئے کروڑوں عجائباتِ قدرت ملاحظہ فرمائے، جنت میں تشریف لے جا کر اپنے غلاموں کے جنتی محل اور مقامات بھی ملاحظہ فرمائے نیز جہنّم کو مُعایَنہ فرما کر جہنمیوں کو ہونے والے دردناک عذاب بھی دیکھے اور پھر ان میں سے بہت کچھ اُمّت کی ترغیب و ترہیب کے لئے بیان فرمادیا تاکہ نیک اور اچھے اعمال کرنے کے ذریعے لوگ جہنّم سے بچنے کی تدبیر کریں اور جنت کی لازوال نعمتوں کا سن کر اُن تک رسائی پانے کے لئے کوشاں ہوں۔ آیئے! ان میں سے چند ایک واقعات و مُشاہدات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اِنْعاماتِ اِلٰھیہ سے مُتَعلّق

...جنّت کے دروازے پر کیا لکھا تھا...؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا 18 گنا ہے۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا درجہ صدقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا

حاجت کی بنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اِسلام ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے سے ہمدردی کا پیغام دیتا ہے اور اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اگر کبھی کوئی مسلمان کسی پریشانی ومصیبت کا شکار ہو جائے تو اُس سے منہ موڑنے کے بجائے پریشانی سے نکلنے میں اُس کی مدد کرنی چاہئے اور اگر مالی طور پر کسی کو آزمائش کا سامنا ہو تو تحفے کی صورت میں یا قرضِ حسنہ دے کر اُسے اِس سے باہَر نِکالنا چاہئے، پھر ان اعمالِ حسنہ پر بے شُمار اَجر وثواب کی بشارتیں بھی عطا فرمائی تاکہ مسلمانوں کو ان میں خُوب خُوب رغبت ہو اور وہ ثوابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر دُکھ درد میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیں۔ لیکن آہ! فی زمانہ مسلمانوں میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی سوچ بالکل ختم ہوتی جارہی ہے، مال ودولت کا انہیں ایسا نشہ چڑھا ہے کہ ایک دوسرے سے تعاوُن کا جذبہ ہی دَم توڑتا جارہا ہے۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں اِسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہر مسلمان بھائی کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھ کر دُور کرنے کی کوشش کریں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور کر دے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور فرمائے گا، جو کسی

(1)...سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب القرض، ص ۳۸۹، الحديث: ۲۴۳۱.

تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا، جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔[1]

...موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: ”لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جِبْرِیل! یہ کس کے لئے ہیں؟“ عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے ائمہ اور مُؤذِّنین کے لئے ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! رِضائے الٰہی کے لیے اذان دینے اور امامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس بارے میں مزید رِوایات مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

...مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان خوش گوار ہے: ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور

---

(1)...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الستر۔۔۔ الخ، ص ۴۷۳، الحدیث: ۱۹۳۰

(2)... المسند للشاشی، مسند عبادة بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸۔

جب مرے گا قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[1]

...سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

...بلند و بالا محلّات

مروی ہے کہ جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفوودر گزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصّہ غیر اختیاری شے ہے، یہ نفس کے اس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور عفوودر گزر سے کام لے، احادیث میں اس کے بہت سے فضائل وارِد ہیں جن میں سے ایک فضیلت تو

(1)...الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الاذان...الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.
(2)...کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الفصل الرابع...الخ، ۲۸۹/۷، الحدیث: ۲۰۹۰۲
(3)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحدیث: ۳۱۸۸.

ابھی بیان ہوئی، آیئے! اب مزید فضائل ملاحظہ کیجئے، چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے غصّے کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[1]

اور ایک مقام پر فرمایا: میری اُمّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غصہ آجائے تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔[2]

غصہ بالکل نہ آئے تو...؟

یاد رکھئے! غصّہ بذاتِ خود بُرا نہیں، ہاں! غصّے میں آکر شریعت کی نافرمانی کرنا مذموم وناجائز ہے۔ صحیح موقعے پر غصّہ آنا بھی ضروری ہے، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: غصّے میں تفریط یعنی اس قدر کم آنا کہ بالکل ہی ختم ہو جائے یا پھر یہ جذبہ ہی کمزور پڑ جائے تو یہ ایک مذموم صفت ہے کیونکہ ایسی صورت میں بندے کی مُرَوَّت اور غیرت ختم ہو جاتی ہے اور جس میں غیرت یا مُرَوَّت نہ ہو وہ کسی قسم کے کمال کا اہل نہیں ہوتا کیونکہ ایسا شخص عورتوں بلکہ حَشَرَاتُ الْاَرْض (یعنی زمینی کیڑے مکوڑوں) کے مُشابِہ ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: جسے غصّہ دِلایا گیا اور وہ غصّے میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ

---

(1)...سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص ۷۵۲، الحدیث: ۴۷۷۷۔

(2)...المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۲۲۴، الحدیث: ۵۷۹۳۔

راضی نہ ہو اتو وہ شیطان ہے۔[1]

...شانِ صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مِعْراج کی بابَرَکت رات جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنت میں تشریف لائے تو ریشم کے پردوں سے آراستہ ایک محل مُلاحظہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کیا: حضرتِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے۔[2]

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیا خوب شان ہے۔ یاد رہے کہ نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل بے شُمار ہیں، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مَردوں میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی ایمان لائے، سفر و حضر میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم راہی میں ہی ہجرت کی سعادت حاصِل کی اور فنا فِی الرَّسُول کے اُس مقام پر فائز ہوئے کہ اپنا مال، جان، اولاد، وطن الغرض ہر شے رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ خُدا و مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت بلند

---

(1)... الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الثالثۃ، الغضب بالباطل... الخ، ۱/۱۰۳۔

(2)... الریاض النضرۃ، الباب الاول فی مناقب ابی بکر، الفصل الحادی عشر، ۲/۱۱۰۔

مَراتب پائے اور ڈھیروں ڈھیر انعاماتِ الٰہیہ کے حق دار بھی ہوئے۔

ع بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صدیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا
رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیقِ اکبر کا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنت کی سیر کے دوران سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[2]

قربان جایئے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصل ہوا آیئے! مُلاحظہ کیجئے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے

---

(1)...ذوقِ نعت، ص ٥٧۔

(2)...مشكاة المصابيح كتاب المناقب، باب مناقب عمر، ٢/٤١٨، الحديث: ٦٠٣٧، ملتقطًا۔

بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی امید افزا کام نہیں کیا۔ ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غُسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے میرے مُقدَّر میں کی تھی۔[1]

شرحِ حدیث

اُوپر ذِکر کی گئی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: غالب یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کسی شب خواب میں معراج ہوئی تب اس کے سویرے کو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ سوال فرمایا کیونکہ جسمانی معراج کے سویرے تو فجر جماعت سے پڑھی نہ تھی یا یہ سب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جسمانی معراج میں مُلاحظہ فرمایا تھا مگر یہ سوال کسی اور دِن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ یہ ہی معنی زیادہ ظاہِر ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے ہٹو بچو کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے بِلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت میسر ہوئی؟ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں گئے نہ آپ کو

(1)... صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل بلال، ص ۹۵۷، الحدیث: ۲۴۵۸.

معراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم جنت میں داخِل ہوں گے اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے انجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ "میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقَدَّر میں تھی" کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غُسْل کیا تو دو نفل تَحِیَّۃُ الْوُضُو پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تا کہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پوچھنا اس لیے تھا تا کہ آپ یہ جواب دیں اور اُمّت اس پر عمل کرے،

ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہر شخص کے ہر چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ درجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان نوافل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نوافل پڑھیں گے یا پابندی کریں گے مگر انہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...زبرجد اور یاقُوت کے خیمے

جنت کی حسین وجمیل اور پیاری وادیوں کی سیر فرماتے ہوئے پیارے آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نہر پر تشریف لائے جسے بَیْذَخ کہا جاتا ہے۔ اس پر موتیوں، سبز زبرجد اور سرخ یاقوت کے خیمے تھے۔ اتنے میں ایک آواز آئی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ عرض کیا: یہ خیموں میں پردہ نشین حُوریں ہیں، انہوں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کہنے کی اجازت طلب کی تھی اور ربّ تعالیٰ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔ پھر وہ (حوریں) کہنے لگیں: ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناگواری و نفرت کا باعث نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی۔[2]

---

(1)... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰.

(2)... الدر المنثور، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۴/ ۱۶۱.

؏ مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شبِ معراج[1]

... نور میں چُھپا ہوا آدمی

سفرِ معراج کی سہانی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزتی کی جانے کا سبب نہیں بنا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذِکرِ الٰہی کی کثرت، مَسَاجِد سے محبت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوَایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہرگز مرتکب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طعن و تشنیع اور بے عزتی کا باعث بنے اور حشر کے روز خُود اسے بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

---

(1)... قبالۂ بخشش، ص ۸۴۔

(2)... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۲/ ٤۱٥، الحدیث: ۹٥۔

...راہِ خُدا میں جہاد

معراج کی شب تاجدارِ کائنات، شہنشاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جو ایک دِن کاشت کرتے اور اگلے دن فصل کاٹتے تھے، جب بھی وہ فصل کاٹتے تو وہ پہلے کی طرح لوٹ آتی۔ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا: یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کرنے والے ہیں، ان کی نیکیوں میں 700 گنا تک اِضافہ کر دیا گیا ہے اور اُنہوں نے جو کچھ خرچ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا انہیں بدلہ عطا فرمائے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَذابِ الٰہی سے مُتَعَلِّق

معراج کی رات زمین و آسمان کی سیر کے دوران پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں مُطِیع و فرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشَاہدہ فرمایا تو نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش (سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ ان تمام عذابوں میں سے چند عذاب غیبت کے بھی تھے، جیسا کہ

غِیبت کے چار عَذاب

...اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مروی ہے: مِعْرَاج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(1)...مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، ۱/۹۱، الحدیث: ۲۳۵.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جِبْرِیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

...مُردار خور جہنمی

ایک رِوَایَت میں ہے کہ جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں دیکھا تو وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جِبْرِیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔[2]

...سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ

ایک اور رِوَایَت میں ہے کہ معراج کی شب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ ایسی عورتوں اور مَردوں کے پاس سے گزرے جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والے ہیں اور

---

(1)...مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

(2)...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، ۲/۱۴۴، الحدیث: ۲۳۶۶.

ان کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:[1]

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے۔ (پ۳۰، الھمزۃ:۱)

...تانبے کے ناخن

ابوداوٗد شریف میں ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: میں شبِ معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور اُن کی عزت خراب کرتے تھے۔[2]

عورتیں زیادہ غیبت کرتی ہیں

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اُن پر خارِش کا عذاب مُسَلّط کر دیا گیا تھا اور ناخُن تانبے کے دھار دار اور نوکیلے تھے، ان سے سینہ، چہرہ کھجلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ! یہ عذاب سخت عذاب ہے، یہ واقعہ بعدِ قیامت ہو گا جو حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آنکھوں سے دیکھا۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے، اُن کی آبروریزی (عزت خراب) کرتے

---

(1)...شعب الایمان، الرابع والاربعون من شعب الایمان، ۵/۳۰۹، الحدیث: ۶۷۵۰.

(2)...سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ص۷۶۵، الحدیث: ۴۸۷۸.

تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انھیں اس سے عبرت لینی چاہیے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے کا انجام کس قدر تباہ کُن ہے، بروزِ قیامت غیبت کرنے والے کو کیسے کیسے دردناک عذابوں کا سامنا ہو گا، اس کا تَصَوُّر ہی لرزا دینے کے لئے کافی ہے۔ غور کیجئے! اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور ان میں سے کوئی دردناک عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا تو کیونکر برداشت کر سکیں گے۔ اس لئے غیبتوں، چغلیوں اور دیگر گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑ کر حمد و نعت سے رشتہ جوڑیئے، ہر لمحہ ہر گھڑی یادِ الٰہی میں مگن رہئے اور پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب خوب دُرود وسلام کے پھول نچھاور کیجئے۔

ع گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تو بچا یاالٰہی
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ
مِری بخش دے ہر خطا یاالٰہی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)...مِراٰۃ المناجیح، باب چھپے عیوب کی تلاش... الخ، پہلی فصل، ۶/ ۶۱۹۔
(2)...وسائلِ بخشش، ص ۷۹۔

سُود خوری کے دو۲ عذاب

غیبت کی طرح سُود خوری بھی انتہائی مہلک اور جان لیوا بیماری ہے جو انسان کے دِل میں خیر خواہی مسلم کا جذبہ مُردہ کر دیتی ہے۔ معراج کی رات آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن لوگوں کو عذاب میں مبتلا دیکھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جو سُود خوری کے سبب عذاب میں مبتلا تھے، چنانچہ

...پتھر خَور آدمی

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک آدمی دیکھا جو نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نگل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے۔[1]

...پیٹوں میں سانپ

اور ابنِ ماجہ شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[2]

---

(1)...شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ۴/۳۹۱، الحدیث: ۵۱۲۱.

(2)...سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ص۳۶۳، الحدیث: ۲۲۷۳.

شرحِ حدیث

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”چونکہ سُود خوار ہَوَسی ہوتا ہے کہ کھاتا تھوڑا ہے حرص وہَوَس زیادہ کرتا ہے، اس لئے ان کے پیٹ واقعی کوٹھڑیوں کی طرح ہوں گے، لوگوں کے مال جو ظلماً وُصول کیے تھے وہ سانپ بچھو کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بے قرار ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں، بچھوؤں سے بَھر جائے تو اس کی تکلیف و بے قراری کا کیا حال ہو گا...؟ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ!“[1]

درسِ عبرت

ان روایات سے اُن لوگوں کو درسِ عبرت لینا چاہئے جو سُود کا لین دین کرتے ہیں۔ ذرا تَصَوُّر کیجیے! اگر اس نافرمانی کے سبب خُدائے ذُوالْجلال ناراض ہو گیا، بروزِ حشر سُود خوروں کے ان دردناک عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا، پیٹ میں سانپ اور بچھو بھر دیئے گئے تو کیا بنے گا...؟ اُس وقت یہ سُودی نَفع کچھ کام نہ آئے گا۔ لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ دنیا کے حقیر اور عارضی نَفع کی خاطر خُود کو قبر و آخرت کے ہولناک عذاب کا حقدار ہر گز ہر گز نہ ٹھہرائے۔

---

(1)...مراٰۃ المناجیح، سود کا باب، تیسری فصل، ۴/۲۵۹.

... سر کچلے جانے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ نماز کی اہمیت سے مالا مال ہیں کہ ہر نماز کو اُس کے وقتِ مُقرّرہ میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے بے شُمار فضائل اور بِلا عذرِ شرعی کوتاہی کرنے کی سخت سزائیں سنائی ہیں۔ مِعْراج کی رات ہمارے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ایسے لوگ بھی مُلاحظہ فرمائے جو نماز میں سستی کرنے کی وجہ سے عَذاب میں گرِفتار تھے۔ آیئے! اسے مُلاحظہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی کا ذہن بنایئے چنانچہ رِوایَت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعامَلے میں ان سے کوئی سستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[1]

... آگ کی قینچیاں

معراج کی رات نبیِّ آخرُ الزَّماں، سیاحِ لامکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ اور لوگوں کے پاس تشریف لائے، اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے اور ہر بار کاٹنے کے بعد وہ درست ہو جاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(1)... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، ۱/ ۹۲، الحدیث: ۲۳۵۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے خُطَبا ہیں، یہ اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے تھے اور کِتابُ اللہ (قرآنِ کریم) پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

اس رِوایت سے ان مُبلِّغین اور واعِظین کو درسِ عبرت لینا چاہیے جو دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دیتے، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی طرف راغب کرتے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد اور تکبُّر وغیرہا ناجائز و حرام کاموں سے منع کرتے ہیں مگر خود کو بُھولے ہوئے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ بروزِ قیامت ان کا بھی مُحاسَبہ ہو گا، ان سے بھی ان کے اعمال و افعال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اپنے ایک شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے پیارے بیٹے! عِلْم کے بغیر عمل پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور عمل بغیر عِلْم کے ناممکن ہے۔ جو عِلْم آج تجھے گناہوں سے دُور نہیں کر سکا اور اللہ تعالٰی کی اِطاعت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ! یہ کل قیامت میں تجھے جہنّم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچا سکے گا۔ اگر آج تو نے نیک عمل نہ کیا اور گزرے ہوئے وقت کا تدارُک نہ کیا تو کل قیامت میں تیری ایک ہی پُکار ہو گی:

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا۔ (پ ۲۱، السجدۃ: ۱۲)

---

(1)...شعب الایمان، الثامن عشر من شعب الایمان، ۲/ ۲۸۳، الحدیث: ۱۷۷۳.

تو تجھے جواب دیا جائے گا: اے احمق و نادان! تو وہیں سے تو آرہا ہے۔ رُوح میں ہمت پیدا کر، نفس کے خِلاف جِہاد کر اور موت کو اپنے قریب تَرجان، کیونکہ تیری منزِل قبر ہے اور قبرستان والے ہر لمحہ تیرے مُنتظِر ہیں کہ تو کب اُن کے پاس پہنچے گا؟ خبر دار! خبر دار! ڈر اس بات سے کہ بغیر زادِ راہ کے تُو اُن کے پاس پہنچ جائے۔ [1]

بے عمل واعِظ کا انجام

بے عمل واعِظ کے لرزہ خیز انجام سے متعلق ایک اور حدیث شریف مُلاحظہ ہو چنانچہ حُضُور سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دِن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کی آنتیں باہَر آجائیں گی، وہ اُن کے گِرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گِرد چکر لگاتا ہے۔ جہنمی اُس کے پاس آئیں گے اور پُوچھیں گے: اے فُلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو لوگوں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتا تھا اور بُرائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں، کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا، بُرائی سے منع کرتا تھا مگر خود اس کا اِرْتِکاب کرتا تھا۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مُبَلِّغین ترغیب دینے کے لئے خود کو سراپا ترغیب نہیں بناتے، دوسروں کو باعمل بنانے کے لئے خود کو بے عملی کی اندھیری

---

(1)...ایھا الولد، ص۱۲.

(2)...صحیح مسلم، کتاب الزھد...الخ، باب عقوبة من یامر بالمعروف ولا یفعله...الخ، ص۱۱۴۲، الحدیث۲۹۸۹.

کوٹھری سے باہر نہیں نکالتے ایسوں کی نیکی کی دعوت میں تاثیر بھی نہیں پائی جاتی۔ اس کے برخلاف باعمل مُبلّغ کی زبان سے نکلنے والی بات تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دِل میں پیوست ہو جاتی اور پھر اُسے سنّتوں کی عملی تصویر بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باعمل مُبلّغ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل بیان کی ایمان اَفروز مَدَنی بہار پڑھئے اور اپنے اندر عمل کا جذبہ اُجاگر کیجئے چنانچہ

قادیانی پروفیسر کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 49 صفحات پر مشتمل رسالے "تذکرۂ امیرِ اہلسنت" کے صفحہ نمبر 10 پر ہے: امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں غالباً 2003ء میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلّق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذِہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سُن کر دِل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسٹیں تحفے میں دیں۔ دِل کی کیفیات تو ایک بیان سُن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اُٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کر کے اِسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مُرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب یہ جوابی مکتوب اُس پروفیسر تک پہنچا تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اُس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اُن پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان سننے کی برکت سے بالآخر اُن کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہو گئی اور وہ دامنِ اِسلام سے وابستہ ہو گئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْرَاج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جِبْرِیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[2]

یاد رکھئے! والِدَین کو ستانا اور اُنہیں ایذا پہنچانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں والِدَین کو جھڑکنے اور انہیں اُف تک کہنے سے منع فرمایا ہے چُنانچِہ ارشاد فرماتا ہے:

---

(1)... تذکرۂ امیرِ اہلسنت، قسط اوّل، ص ۱۰۔

(2)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۲۵۔

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدَین کی نافرمانی وایذا رسانی کی اُخروی سزا تو ہے ہی، دنیا میں بھی عبرتناک سزا بھگتنی پڑتی ہے، بارہا دیکھا گیا ہے کہ جو اپنے والِدَین کو ستاتے اور اُنہیں تکلیف پہنچاتے ہیں خود اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں ذلیل ورُسوا ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ تعالٰی جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر والِدَین کی نافرمانی وایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔[1]

ع دِل دُکھانا چھوڑ دے ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا[2]

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)...شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان، ۱۹۷/۶، الحدیث: ۷۸۹۰.

(2)...وسائلِ بخشش، ص۶۶۸.

(3)...وسائلِ بخشش، ص۶۶۷.

زِناکاروں کے تین۳ عذاب

زِنا انتہائی گھناؤنا اور گھٹیا فعل ہے۔ قرآنِ کریم واحادیثِ طیّبہ میں اس سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے اور جو اس کا اِرْتِکاب کرے اس کے لئے سخت سزائیں وارِد ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی زِنا کے اسباب سے بھی بچو لہٰذا بد نظری، غیر عورت سے خلوت، عورت کی بے پردگی وغیرہ سب ہی حرام ہیں۔[1]

زِناکار آدمی دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی انتہائی ذِلّت کے عذاب میں گرِفتار ہوگا۔ معراج کی شب سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بھی عذاب ملاحظہ فرمائے چُنانچہ

...بدبودار گوشت کھانے والے لوگ

مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے (کچھ) ہنڈیوں میں پکا ہوا عمدہ قسم کا اور (کچھ میں) کچا، گندا اور

---

(1)... نور العرفان، پ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۳۲، ص ۳۴۳.

خراب قسم کا گوشت رکھا ہوا تھا۔ یہ لوگ پکے ہوئے پاکیزہ گوشت کو چھوڑ کر کچا گوشت کھا رہے تھے۔ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کا وہ شخص ہے جس کے پاس حلال عورت (بیوی) تھی مگر یہ اُسے چھوڑ کر خبیث عورت کے پاس جاتا اور رات بھر ٹھہرا رہتا اور یہ عورت وہ ہے جو حلال وطَیِّب مَرد کے نِکاح میں ہونے کے باوجود خبیث مَرد کے پاس جاتی اور رات بھر اُس کے پاس ٹھہری رہتی۔ [1]

...اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ

سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زِناکاروں پر عذاب کا ایک منظر یہ بھی مُلاحظہ فرمایا کہ کچھ عورتیں چھاتیوں سے اور کچھ پاؤں سے لٹکی ہوئی ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زِنا کرتی اور اولاد کو قتل کر دیتی تھیں۔ [2]

...منہ میں آگ کے پتھر

معراج کی رات سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر

(1)...تفسیر الطبری، سورۃ الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۸/ ۸، الحدیث: ۲۲۰۲۱.

(2)...المرجع السابق، ص۱۳، الحدیث: ۲۲۰۲۳.

ایسے افراد مُقرَّر تھے جو ان کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر ان کے منہ میں ڈالتے اور وہ اُن کے نیچے سے نکل جاتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبْرِیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں (پھر مندرجہ ذیل آیت پڑھی):[1]

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں۔

(پ ٤، النساء: ١٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یتیموں کا دَھن دولت، سازوسامان، جاگیر وجائیداد الغرض کسی بھی قسم کا مال ومنال ناحق طور پر لینے میں آخرت کا شدید وبال ہے۔ قرآنِ کریم واحادیثِ طَیِّبہ میں اس کی بہت سخت وعیدیں آئی ہیں جیسا کہ ابھی آپ نے مُلاحظہ کیا۔ خیال رہے کہ جہاں ناحق طور پر یتیموں کا مال کھانے اور اُن کے ساتھ بُرا سلوک کرنے کی وجہ سے جہنم کے دردناک عذاب کی وعیدیں ہیں وہیں اگر اُن کے ساتھ نرمی واحسان کا برتاؤ کیا جائے اور شفقت ومہربانی کے ساتھ پیش آیا جائے تو جہنم کے ہولناک عذاب سے نجات کی بشارت بھی ہے چنانچہ دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونَوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نِشان ہے: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جس نے کسی یتیم پر رَحم کیا، اُس کے ساتھ نرم گفتگو کی، اُس کی یتیمی وکمزوری پر ترس کھایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

(1)... الشریعة للآجری، باب... انه اسری به... الخ، ۳/۱۵۳۲، الحدیث: ۱۰۲۷.

کے عطا کئے ہوئے (مال و دولت) کی فضیلت کی وجہ سے اپنے پڑوسی پر تکبُّر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسے عذاب نہ دے گا۔[1]

...خاردار گھاس اور تھُوہَر کھانے کا عذاب

اس رات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چرتے ہوئے خار دار گھاس، تھُوہَر* اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبْرِیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآنِ کریم واحادیثِ طیّبہ میں اس کی بہت سخت سزائیں آئی ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کو خدا عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اِس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اُس کے مال کو ایک

---

(1)... المعجم الاوسط، من اسمہ مقدام، ۶/۲۹۶، الحدیث: ۸۸۲۸.

* ایک خاردار اور زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں۔ اس کی 100 کے قریب اقسام ہیں۔

(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکاۃ...الخ، ص ۲۶۳، الحدیث: ۱۵

گنجے اژدہے کی صورت میں بنادیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اژدہا اس کے گلے کا طَوق بنادیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا: میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔[1]

زکوٰۃ نہ دینے کے ہولناک عذاب

غور کیجئے! کون ہے جو قیامت کے دن کے اس ہولناک عذاب کو سہ سکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کسی میں اس ہولناک عذاب کے برداشت کی طاقت نہیں اور پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ احادیث میں اس کے علاوہ اور بھی کئی عذابوں کا تذکرہ ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ان کا مختصر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان (چھاتیوں) پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث خونخوار اژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا وہ ہاتھ چبالے گا پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا منہ اپنے منہ میں لے کر

(1)...صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ص ۳۹۳، الحدیث: ۱۴۰۳.

چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا خزانہ، پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن[1]

کرلے توبہ...!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اِن عذابوں پر غور کیجئے اور پھر اپنی ناتُوانی وکمزوری کو دیکھئے، آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا سر درد یا بخار تڑپا کر رکھ دیتا ہے تو پھر آخرت کے یہ دردناک عذاب کیونکر برداشت کئے جاسکتے ہیں، اس لئے ابھی وقت ہے ڈر جائیں اور جو فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں اور جتنے سالوں کی زکوٰۃ باقی ہے، حِساب کر کے جلد از جلد ادا کر دیں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت نے آلیا تو پھر موقع نہیں ملے گا۔

ع کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۱۵۳.

(2)... وسائلِ بخشش، ص۷۶۶.

معراج شریف سے متعلّق چند منظوم کلام

وہ سرورِ کشورِ رسالت

از: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن

وہ سرورِ کشورِ رِسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نِرالے طَرَب[1] کے ساماں عَرَب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مُبارک چمن کو آبادیاں مُبارَک
مَلک فلک اپنی اپنی لَے[2] میں یہ گھر[3] عنادِل[4] کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رَچی تھی شادی مچی تھی دُھومیں
اُدھر سے اَنوار ہنستے آتے اِدھر سے نَفَحات[5] اُٹھ رہے تھے

یہ چُھوٹ پڑتی تھی اُنکے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چِھٹکی[6]
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نَصب آئنے تھے

نئی دُلھن کی پَھبَن میں کعبہ نکھر کے سَنْورا سَنْور کے نکھرا
حَجَر کے صدقے کمر کے اِک تِل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دُولھا کے پیارے جلوے حَیا سے محراب سَر جھکائے
سیاہ پَردے کے مُنھ پہ آنچل تجلّیِ ذات بَحت سے تھے

---

(1)...خوشی، شادمانی۔ (2)...لہجہ، سُر۔ (3)...خوش الحان پرند کی آواز، نغمۂ بلبل۔
(4)...عَندلیب کی جمع، بلبل۔ (5)...نَفحہ کی جمع، خوشبو۔ (6)...پھیلی ہوئی۔

خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دِلوں کے طاؤس[1] رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سَماں تھا حَرَم کو خود وَجد آ رہے تھے

یہ جُھوما میزابِ زَر[2] کا جُھومَر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پُھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حَطِیم[3] کی گود میں بھرے تھے

دُلھن کے خُوشبو سے مَسْت کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غِلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال[4] نافے[5] بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حُسنِ تزئیں وہ اُونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں!
صبا سے سبزے میں لہریں آتیں دوپٹے دَھانی چُنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لِباس آبِ رَواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں، دَھار لچکا[6]، حَبابِ[7] تاباں کے تھل[8] ٹکے تھے

پُرانا پُرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باڈلے تھے

---

(1)... ایک خوشنما پرندے کا نام جو بڑے مرغ کے برابر ہوتا ہے اس کی دُم پر سبز و سنہری نِشان بنے ہوتے ہیں، مُور۔ (2)... کعبۃ اللہ شریف کا سونے کا پرنالہ، اس سے بارش کا پانی حطیم میں نچھاور ہوتا ہے۔ [رفیق الحرمین، ص ۶۲، ملتقطاً] (3)... کعبہ معظّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نِصْف (یعنی آدھے) دائرے (Half circle) کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصّہ۔ حطیم کعبہ شریف ہی کا حصّہ ہے اور اس میں داخِل ہونا عین کعبۃ اللہ شریف میں داخِل ہونا ہے۔ [رفیق الحرمین، ص ۶۱] (4)... ہرن۔ (5)... ایک خاص ہرن کے پیٹ کی تھیلی جس میں مشک ہوتا ہے۔ (6)... ایک قسم کا پتلا گوٹا۔ (7)... بلبلا۔ (8)... غول، گروہ۔

غُبار بن کر نِثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دِل حوریوں کی آنکھیں فِرِشتوں کے پَر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پُرغم دِکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالَم
جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جِناں[1] کا دُولھا بنا رہے تھے

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نور کا بَٹ رہا تھا باڑا[2]
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں[3] کی خیرات مانگتے تھے

وُہی تو اب تک چھلک رہا ہے وُہی تو جوبن[4] ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گِرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نُور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رُت سُہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلّیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاوَر
دو رُوْیَہ[5] قُدسی پَرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں[6] ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دِن لکھے تھے

---

(1)...جنت کی جمع۔ (2)...خیرات۔ (3)...پیشانی مُبارک۔ (4)...خوبصورتی، حسن وجمال۔
(5)...دونوں جانب۔ (6)...وہاں کا مُخَفَّف۔

ابھی نہ آئے تھے پُشتِ زیں تک کہ سَر ہوئی مَغْفِرت کی شِلّک
صَدا شَفاعت نے دی مُبارَک! گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دَم خُوردَہ سا بھڑکنا
شعاعیں بُکے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

ہجومِ اُمید ہے گھٹاؤ مُرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ
اَدَب کی باگیں لیے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غُلغُلے[1] تھے

اُٹھی جو گردِ رَہِ مُنَوَّر وہ نُور بَرسا کہ راستے بھر
گِھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

سِتَم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رَہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مِٹے تھے

بُراق کے نقشِ سُم[2] کے صدقے وہ گُل کِھلائے کہ سارے رَستے
مہکتے گُلبَن[3] لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ[4] عِیاں ہوں معنیِ اَوّل آخِر
کہ دَست بَستہ ہیں پیچھے حاضِر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

یہ اُن کی آمد کا دَبدَبہ تھا نِکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نُجُوم و اَفلاک جام[5] و مِینا[6] اُجالتے[7] تھے کھنگالتے تھے

(1)...شہرت، چرچا۔ (2)...کُھر۔ (3)...گلاب کا پودا۔ (4)...راز، بھید۔ (5)...پیالہ۔ (6)...صُراحی۔(7)...صاف کرتے۔

نِقاب اُلٹے وہ مہرِ انور جلالِ رُخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ[1] چڑھی تھی تپکتے انجم[2] کے آبلے تھے

یہ جوششِ[3] نُور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے رَہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وَحدت کہ دُھل گیا نام ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عَرش و کُرسی دو بلبلے تھے

وہ ظِلِّ رَحمت وہ رُخ کے جَلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زَرْ بَفْت[4] اُودِی اَطلس[5] یہ تھان[6] سب دُھوپ چھاؤں کے تھے

چلا وہ سروِ چَماں خِراماں نہ رُک سکا سِدرَہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب اِین و آں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اِک قُدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سُواری دُولھا کی دُور پہنچی بَرات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے رُوحُ الْاَمیں کے بازو چُھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رِکاب چھوٹی اُمید ٹوٹی نِگاہِ حسرت کے ولولے تھے

---

(1)... بخار۔ (2)... نجم کی جمع، ستارے۔ (3)... تیزی، طغیانی۔ (4)... ایک کپڑا جو سونے اور ریشم کے تاروں سے بُنا جاتا ہے۔ (5)... اُودِی اَطلس: سرخی لئے ہوئے کالے رنگ کا ریشمی کپڑا۔ (6)... کپڑے۔

رَوِش[1] کی گرمی کو جس نے سوچا دِماغ سے اِک بَھبُوکا[2] پُھوٹا
خِرَد[3] کے جنگل میں پھول چمکا دَہر دَہر پیڑ[4] جَل رہے تھے

جِلو میں جو مُرغِ عقل اُڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے، تھک کر چڑھا تھا دَم، تیور آ گئے تھے

قوی تھے مُرغانِ وَہم کے پَر اُڑے تو اُڑنے کو اَور دَم بھر
اُٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تُھوکتے تھے

سنا یہ اتنے میں عرشِ حَق نے کہ لے مبارَک ہو تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شَرَف تِرے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اُٹھا نِثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دِن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے[5] کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مَل رہا تھا وہ گِرد قربان ہو رہے تھے

ضِیائیں[6] کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قِندِیلیں[7] جھلملائیں
حُضُورِ خورشید[8] کیا چمکتے چراغ مُنھ اپنا دیکھتے تھے

---

(1)...رفتار۔(2)...آگ کا شعلہ، انگارا۔(3)... عقل۔(4)...درخت۔(5)... سلام و آداب۔ (6)...روشنیاں۔(7)...ایک قسم کا شیشے کا ظرف جس میں بتی روشن کر کے چھت میں زنجیروں سے لٹکا دیتے ہیں۔(8)... سورج۔

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلیے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے مُحَمَّد، قریں[1] ہو احمد، قریب آ سرورِ مُمَجَّد[2]
نِثار جاؤں یہ کیا نِدا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

تَبَارَكَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ[3] کہیں تقاضے وِصال[4] کے تھے

خِرَد[5] سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں[6] خود جِہَت[7] کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سُراغِ اَیْن[8] و مَتٰی[9] کہاں تھا نِشانِ کَیف[10] و اِلیٰ[11] کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل[12] نہ مرحلے تھے

اُدھر سے پیہم[13] تقاضے آنا اِدھر تھا مُشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت اُبھارتے تھے

---

(1)... نزدیک، پاس۔ (2)... بزرگی والے۔ (3)... اُس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دیدار کی تمنا کی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا تھا: "لَنْ تَرَانِیْ یعنی تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔" (4)... ملاقات۔ (5)... عقل۔ (6)... یہاں کا مُخَفَّف۔ (7)... سمت۔ (8)... ظرفِ مکان، کہاں۔ (9)... کب۔ (10)... کیسے۔ (11)... کہاں تک۔ (12)... پتھر کا وہ نشان جو منزل کا پتا دیتا ہے۔ (13)... مسلسل۔

بڑھے تو لیکن جھجھکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رُکتے
جو قرب انھیں کی رَوِش[1] پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پَر انکا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا
تَنَزُّلوں میں ترقی اَفزا دَنیٰ تدَلّٰے کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا[2] تَمَوُّجِ بَحرِ ہُو میں اُبھرا
دَنیٰ کی گودی میں اُن کو لے کر فنا کے لنگر اُٹھا دِیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چُھپے تھے

اُٹھے جو قصرِ دَنیٰ کے پَردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دُوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے اَرے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ[3] و گُل کا فرق اُٹھایا
گِرہ میں کلیوں کی باغ پُھولے گُلوں کے تکمے[4] لگے ہوئے تھے

مُحِیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصِل[5] خُطُوطِ واصِل[6]
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حِجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فُرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

---

(1)...رفتار۔(2)...ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔(3)...کلی، بند پھول۔(4)...بٹن۔
(5)...جُدا کرنے والا، فرق کرنے والا۔(6)...مِلانے والا۔

زبانیں سوکھی دِکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور[1] کو یہ ضعفِ تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخِر وہی ہے باطِن وہی ہے ظاہِر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمانِ اِمکاں کے جھوٹے نقطو! تم اوّل آخِر کے پھیر میں ہو
مُحیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے انعامِ خُسروِی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے[2] پُرنور میں پڑے تھے

زبان کو اِنتظارِ گُفتَن[3] تو گوش[4] کو حسرتِ شُنِیدَن[5]
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سُننی تھی سُن چکے تھے

وہ بُرجِ بطحا کا ماہ پارا بِہِشت کی سیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سُرورِ مَقدَم[6] کی روشنی تھی کہ تابِشوں[7] سے مہِ عرب[8] کی
جِناں[9] کے گلشن تھے، جھاڑ فرشی، جو پھول تھے سب کَنْوَل بنے تھے

---

(1)...پانی کا چکر۔ (2)...نورانی گلا۔ (3)...بات کرنا۔ (4)...کان۔ (5)...سننا۔ (6)...سُرورِ مَقدَم: آمد کی خوشی۔ (7)...چمک، روشنی، نور۔ (8)...مہِ عرب: عرب کا چاند۔(9)...جنت کی جمع۔

طَرَب[1] کی نازِش کہ ہاں لچکیے، ادب وہ بندش کہ ہِل نہ سکیے
یہ جوشِ ضِدَّین تھا کہ پودے کشاکش[2] آرَہ[3] کے تلے تھے

خُدا کی قدرت کہ چاند حق کے، کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے[4] آ لیے تھے

نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت! رَضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عِنَایَت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصّہ جو خاص رَحمت کے واں[5] بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سَرکار ہے تمنّا
نہ شاعِری کی ہَوَس[6] نہ پَروا رَوِی[7] تھی کیا کیسے قافِیے[8] تھے[9]

---

(1)... خوشی، شادمانی۔ (2)... کھینچا تانی۔ (3)... لکڑی چیرنے کا اوزار، آرا۔ (4)... صبح کے وقت، بہت سویرے۔ (5)... وہاں کا مُخَفَّف۔ (6)... آرزو، خواہش۔ (7)... وہ حرف جس پر قافیے کی بنیاد ہو، قافیے کا سب سے پچھلا بار بار آنے والا حرف۔ (8)... چند حُروف وحرکات کا مجموعہ جس کی تکرار الفاظِ مختلف کے ساتھ آخرِ مصرع یا آخرِ بیت میں پائی جائے، وہ الفاظ لفظاً مختلف ہوں یا معنیً۔

(9)... حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ص ۲۲۹.

عرش کی عقل دنگ ہے

از: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ[1] میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زُلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خُلد[2] چھوٹا سا عطر دان ہے

عرش پہ جا کے مُرغِ[3] عقل تھک کے گرا غش آ گیا
اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ[4] دُھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

اِک ترے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس[5] کا اُنس[6] اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالَمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ!
گُلْبُنِ باغِ نُور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(1)... چکر، گردش۔ (2)... ہشت خُلد: آٹھوں جنتیں۔ (3)... پرندہ۔ (4)... عجیب، انوکھی۔
(5)... انسان۔ (6)... محبت، الفت، رغبت۔

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دِل! یہ تِرا گمان ہے
پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دِل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے
شانِ خُدا نہ ساتھ دے اُن کے خِرام[1] کا وہ باز
سِدْرَہ سے تا زَمیں جسے نرم سی اِک اُڑان ہے
بارِ جلال اُٹھا لیا گرچہ کلیجا شق ہُوا
یوں تو یہ ماہِ سبزہ رنگ نظروں میں دَھان پان[2] ہے
خوف نہ رکھ رضؔا ذرا تُو تو ہے عَبْدِ مصطفٰے
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے[3]

مُعَزَّز کون...؟

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کر دے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، ۳۱۹/۶، الحدیث:۸۳۲۷)

---

(1)... ناز و ادا کی رفتار۔ (2)... نازک۔

(3)... حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ص۱۷۸۔

عرشِ بریں پر جلوہ فگن

از: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ مولانا **محمد حامد رضا خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

ہیں عرشِ بریں[1] پر جلوہ فگن محبوبِ خُدا سُبْحٰنَ اللہ
اِک بار ہُوا دِیدار جسے سَو بار کہا سُبْحٰنَ اللہ

حیران ہوئے بَرق[2] اور نظر اِک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکِبْ[3] نے کہا اَللّٰہُ غَنِیْ[4] مَرکَبْ[5] نے کہا سُبْحٰنَ اللہ

طالِب کا پتہ مَطلُوب کو ہے مَطلُوب ہے طالِب سے واقِف
پَردے میں بُلا کر مِل بھی لیے پَردہ بھی رَہا سُبْحٰنَ اللہ

ہے عَبد کہاں معبود کہاں مِعْراج کی شب ہے رازِ نہاں[6]
دو نُور حجابِ نُور میں تھے خود ربّ نے کہا سُبْحٰنَ اللہ

جب سجدے کی آخری حدوں تک جا پہنچا عُبُودِیَّت والا
خالِق نے کہا مَاشَآءَ اللہ حضرت نے کہا سُبْحٰنَ اللہ

سمجھے حامِدؔ اِنسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفت کے
خالِق کا حَبِیبِیْ[7] کہنا تھا خَلقت[8] نے کہا سُبْحٰنَ اللہ[9]

---

(1)... اعلیٰ، بلند۔ (2)... بجلی۔ (3)... سوار۔ (4)... اَللّٰہُ غَنِیٌّ: اللہ بے نیاز ہے۔ (5)... سواری۔
(6)... رازِ نہاں: پوشیدہ راز۔ (7)... میرا حبیب۔ (8)... مخلوق۔
(9)... بیاضِ پاک، ص ۳۳۔

معراج کی یہ رات ہے

از: برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا محمد حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

ساقی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہے
ہم بیکسوں کے حال پہ تجھ کو نظر بھی ہے
جوشِ عَطَش[1] بھی شِدّتِ سوزِ جگر بھی ہے
کچھ تلخ کامیاں[2] بھی ہیں کچھ دردِ سر بھی ہے

ایسا عطا ہو جام[3] شرابِ طُہور کا
جس کے خُمار میں بھی مزہ ہو سُرور کا

اب دیر کیا ہے بادۂ عرفاں قِوام دے
ٹھنڈ پڑے کلیجہ میں جس سے وہ جام دے
تازہ ہو رُوح پیاس بجھے لطفِ تام دے
یہ تشنہ کام[4] تجھ کو دُعائیں مُدام[5] دے

اُٹھیں سُرور آئیں مزے جھوم جھوم کر
ہو جاؤں بے خبر لبِ ساغر[6] کو چوم کر

فکرِ بلند سے ہو عِیاں[7] اِقتدارِ اَوج[8]
چمکے ہزار خامہ سرِ شاخسارِ اَوج

(1)...پیاس۔(2)... تلخ کامیاں: ناکامیاں۔(3)...پیالہ۔(4)... تشنہ کام: پیاسا۔(5)...ہمیشہ۔
(6)...پیالہ۔(7)... ظاہر۔(8)... بلندی۔

ٹپکے گُلِ کلام سے رنگِ بہارِ اَوج
ہو بات بات شانِ عُروج، افتخارِ اَوج
فکر و خیال نُور کے سانچوں میں ڈھل چلیں
مضموں فرازِ عرش[1] سے اُونچے نکل چلیں

اِس شان اِس ادا سے ثنائے رسول ہو
ہر شعر شاخِ گُل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حُضّار[2] پر سَحابِ[3] کرم کا نُزول ہو
سرکار میں یہ نذرِ مُحقّر[4] قبول ہو

ایسی تَعلّیوں[5] سے ہو معراج کا بیاں
سب حامِلانِ عرش سُنیں آج کا بیاں

مِعْراج کی یہ رات ہے رَحمت کی رات ہے
فرحت کی آج شام ہے عشرت کی رات ہے
ہم تیرہ اختروں[6] کی شفاعت کی رات ہے
اعزازِ ماہِ طیبہ کی رُؤیت کی رات ہے

پھیلا ہوا ہے سُرمۂ تسخیر چرخ[7] پر
یا زُلف کھولے پھرتی ہیں حوریں اِدھر اُدھر

---

(1)...بلندی، اونچائی۔ (2)...حاضر کی جمع، موجودین۔ (3)...بادل۔ (4)...حقیر، معمولی۔
(5)...بلندیوں، بزرگیوں۔ (6)... تیرہ اختر: بدقسمت۔ (7)... آسمان۔

دِل سوختوں[1] کے دِل کا سُوَیدا[2] کہوں اسے
پیرِ فلک کی آنکھ کا تارا[3] کہوں اسے
دیکھوں جو چشمِ قیس سے لیلیٰ کہوں اسے
اپنے اندھیرے گھر کا اُجالا کہوں اسے

یہ شب ہے یا سَوادِ وطن آشکار ہے
مشکیں غلافِ کعبۂ پروردگار ہے

اس رات میں نہیں یہ اندھیرا جھکا ہوا
کوئی گلیم[4] پوش مُراقب ہے، یاخدا
مشکیں لِباس یا کوئی محبوبِ دِلرُبا
یا آہُوئے[5] سِیاہ یہ چرتے ہیں جا بجا

اَبرِ سِیاہ مَسْت اُٹھا حالِ وَجد میں
لیلیٰ نے بال کھولے ہیں صحرائے نجد میں

یہ رُت[6] کچھ اور ہے یہ ہَوا ہی کچھ اور ہے
اب کی بہارِ ہوش رُبا ہی کچھ اور ہے
رُوئے عروسِ گُل میں صَفا ہی کچھ اور ہے
چبھتی ہوئی دِلوں میں ادا ہی کچھ اور ہے

---

(1)... دِل سوختہ: دل جلا۔ (2)... وہ سیاہ نقطہ جو انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ (3)... آنکھ کی پتلی۔ (4)... کمبل۔ (5)... ہرن۔ (6)... سماں، موسم۔

گُلشن کِھلائے بادِ صَبا نے نئے نئے
گاتے ہیں عَندَلیب[1] ترانے نئے نئے

ہر ہر کلی ہے مشرق خورشیدِ نُور سے
لپٹی ہے ہر نِگاہ تجلّیِ طُور سے
رُوہَت[2] ہے سب کے مُنہ پہ دِلوں کے سُرور سے
مُردے ہیں بے قرار حِجابِ قبور سے

ماہِ عرب کے جلوے جو اُونچے نکل گئے
خورشید[3] و ماہتاب[4] مقابِل سے ٹَل گئے

ہر سَمت سے بہار نواخوانیوں میں ہے
نیسانِ جُودِ ربّ، گُہر افشانیوں میں ہے
چشمِ کلیم جلوے کے قربانیوں میں ہے
غُل آمدِ حُضُور کا روحانیوں میں ہے

اِک دُھوم ہے حبیب کو مہماں بُلاتے ہیں
بہرِ بُراقِ خُلْد کو جِبرِیل جاتے ہیں[5]

❁ – ❁ – ❁ – ❁ – ❁

---

(1)… بلبل۔ (2)… تازگی۔ (3)… سورج۔ (4)… چاند۔

(5)… ذوقِ نعت، ص ۱۹۴.

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج

از: مدّاحِ حبیب حضرت مولانا جمیل الرحمن قادِری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج
جنّت کا ہُوا رَنگ دوبالا شبِ معراج

حُوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شبِ معراج
خالق نے مُحمّد کو بُلایا شبِ معراج

گیسو کُھلے گھنگھور گھٹا اُٹھی کہ ہم پر
بارانِ کَرَم جُھوم کے بَرسا شبِ معراج

اے رَحمتِ عالَم تری رَحمت کے تصدُّق
ہر ایک نے پایا ترا صَدْقہ شبِ معراج

جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سُواری
سجدے میں بھی جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ معراج

خورشید و قمر اَرض و سَما عرش و مَلائک
کس نے نہیں پایا ترا صَدْقہ شبِ معراج

وہ جوش تھا انوار کا اَفلاک کے اُوپر
مِلتا نہ تھا نظّارے کو رستہ شبِ معراج

مہمان بُلانے کے لیے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شبِ معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی اَدَب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ
سِدْرَہ سے قدم جب کہ بڑھایا شبِ معراج

جبریل جھکے ہو گئے سرکار روانہ
منہ تکتا ہُوا رَہ گیا سِدْرَہ شبِ معراج

ہمراہ سُواری کے تھیں اَفْواجِ مَلائک
بن کر چلے اِس شان سے دُولہا شبِ معراج

یوں مسجدِ اقصیٰ میں نماز اُس نے پڑھائی
طالب سے مِلیں بڑھ کے دوگانا شبِ معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب اَفلاک کے قدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شبِ معراج

جانِ دو جہاں رِفْعَتِ سَرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رَفَعْنَا شبِ معراج

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نِکالا
حوروں نے کیا خوب نظارا شبِ معراج

آراستہ ہو خُلْد مُؤدَّب ہوں فرِشتے
یوں ہاتِفِ غیبی نے پُکارا شبِ معراج

بہم چلی آتی تھیں دُعاؤں کی صدائیں
ہر رات نبی کی ہو خُدایا شبِ مِعْراج

تھی راستہ بھر اُن پہ دُرُودوں کی نچھاور
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شبِ مِعْراج

دُولہا تھے **مُحَمَّد** تو بَراتی تھے فِرِشتے
اِس شان سے پہنچے مِرے مولیٰ شبِ مِعْراج

اللہ کی رَحمت وہ مہکا گُلِ وَحْدت
خوشبو سے بسا عالَمِ بالا شبِ مِعْراج

روشن ہوئے سب ارض وسما نُور سے اُس کے
جب ماہِ عَرَب عَرْش پہ چمکا شبِ مِعْراج

تھا چَرخِ چہارُم پہ[1] کوئی طور کے اُوپر
سرکار گئے عَرْش سے بالا شبِ مِعْراج

جب پہنچے مَقامِ فَتَدَلّٰی پہ **مُحَمَّد**
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شبِ مِعْراج

اے صَلِّ عَلیٰ بَزمِ تدَلّٰی میں پہنچ کر
اُس ذات میں گُم ہوگئے آقا شبِ مِعْراج

---

(1)...چرخِ چہارُم: چوتھا آسمان۔

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالَم کی رسائی
ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج

عَرش و فلک و ارض و سما جنّت و دوزخ
اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شبِ معراج

تفصیل سے کی سیر مگر اِس پہ یہ طُرَّہ[1]
اِک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج

زنجیر درِ پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اور گرم تھا وہ بستر شبِ معراج

اے ماہِ مدینہ تری تنویر کے قرباں
چمکا دیا اُمّت کا نصیبہ شبِ معراج

لو عاصیو! وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
کاٹا گیا عصیاں کا سیاہا شبِ معراج

اے مومنو! مُژدہ[2] کہ وہ اللہ سے لائے
بخشائشِ اُمّت کا قبالہ شبِ معراج

بھیجوں گا میں اُمّت کو تری خُلد میں پہلے
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو
رَحمت کا بٹا خاص جو حصّہ شبِ معراج[3]

---

(1)... بڑھ کر، انوکھا، عجیب۔(2)... خوش خبری۔(3)... قبالۂ بخشش، ص ۸۲.

اِک دُھوم ہے عَرشِ اَعظَم پر

از: امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیں صَف آرا سب حور و مَلک اور غِلماں[1] خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عرشِ اَعظَم پر مہمان خُدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خُدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جِبْرِیلِ امیں حاضِر ہو کر مِعراج کا مُژدَہ[2] سناتے ہیں

جِبْرِیلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آ پہنچے
بارات فِرِشتوں کی آئی مِعْراج کو دُولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رَحمت کا سجا سہرا سر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر مِعْراج کو دُولہا جاتے ہیں

ہے خوب فضا مہکی مہکی چلتی ہے ہَوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سَمت سَماں ہے نُورانی مِعْراج کو دُولہا جاتے ہیں

یہ عِزّ و جَلال اللہ! اللہ! یہ اَوج[3] و کَمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! مِعْراج کو دُولہا جاتے ہیں

(1)... غلام کی جمع، لڑکا۔ وہ لڑکے جو جنت میں جنتیوں کی خدمت کے لئے ہوں گے۔
(2)... خوش خبری۔ (3)... بلندی، برتری۔

دیوانو! تصوُّر میں دیکھو! اسریٰ کے دُولہا کا جلوہ
جھرمٹ میں مَلائک لیکر انہیں مِعْراج کا دُولہا بناتے ہیں

اقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں

وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دُولہا بنا سرور ہو گا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رَہ جاتے ہیں

یہ شاہ نے پائی سَعادَت ہے خالق نے عطا کی زِیارَت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

جبریل ٹھہر کر سِدْرَہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم
جَل جائیں گے سارے بال و پَر اب ہم تو یہیں رَہ جاتے ہیں

اللہ کی رَحْمت سے سَروَر جا پہنچے دَنَا کی مَنْزِل پر
اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دِیدار کی لذّت پاتے ہیں

مِعْراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطّار اِسی اُمّید پہ ہم دِن اپنے گُزارے جاتے ہیں[1]

❁ – ❁ – ❁ – ❁ – ❁

(1)...وسائلِ بخشش، ص۲۵۹.

تفصیلی فہرست

عِلْم کا باب سیکھنا ہزار نَوافِل سے افضل ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ مکی مَدَنی سرکار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت کِتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لئے سو (100) نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن و علمہ، ص۴۸، الحدیث: ۲۱۹)

بغیر عِلْم فتویٰ دینا کیسا...؟

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ سراپا عبرت ہے: جس نے بغیر عِلْم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ (سنن ابی داود، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، ص۵۸۰، الحدیث: ۳۶۵۷)

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب مصنف / مؤلف مع سن وفات	ناشر مع سن طباعت
1	القرآن الکریم کلامِ باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
3	جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری) امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء
4	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۹ھ
5	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز ھجر للبحوث والدراسات، ۱۴۲۴ھ
6	تفسیر المظھری قاضی ثناء اللہ مظہری پانی پتی، متوفی ۱۲۲۵ھ	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۵ھ
7	خزائن العرفان صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
8	نور العرفان حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات

نعیمی کتب خانہ گجرات	شانِ حبیب الرحمٰن حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	9
دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٨ھ	صحیح البخاری امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	10
دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء	صحیح مسلم امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	11
دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء	سنن ابن ماجہ امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	12
دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٨ھ	سنن ابی داود امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	13
دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء	سنن الترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	14
دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء	سنن النسائی امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ٣٠٣ھ	15
دار المعرفۃ، بیروت ١٤٢٣ھ	المؤطا للامام مالک امام ابوعبد اللہ مالک بن انس بن مالک، متوفی ١٧٩ھ	16
دار المعرفۃ، بیروت ١٤٢٥ھ	صحیح ابن حبان امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد تمیمی، متوفی ٣٥٤ھ	17
دار المعرفۃ، بیروت ١٤٢٧ھ	المستدرک علی الصحیحین امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٥ھ	18

19	المصنف لابن ابی شیبہ حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
20	مسند الامام احمد امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
21	المعجم الاوسط حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر، عمان ۱۴۲۰ھ
22	المسند للشاشی ابو سعید الہیثم بن کلیب بن سریج شاشی، متوفی ۳۳۵ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۱۰ھ
23	مسند الفردوس ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
24	بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث حافظ نور الدین علی بن سلیمان ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ
25	شعب الایمان امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
26	السنن الکبریٰ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
27	الجامع الصغیر امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۳ھ
28	الشریعۃ امام ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الوطن، الریاض ۱۴۱۶ھ

29	مجمع الزوائد حافظ ابو الحسن نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
30	موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
31	مشکاۃ المصابیح ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
32	کنز العمال علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
33	دلائل النبوۃ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
34	الخصائص الکبریٰ امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
35	الریاض النضرۃ ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد طبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الغرب الاسلامی 1996ء
36	فتح الباری حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار السلام، الریاض ۱۴۲۱ھ
37	عمدۃ القاری علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۶ھ
38	مراۃ المناجیح حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات

39	الزواجر عن اقتراف الکبائر شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الحدیث، القاهرہ ۱۴۲۳ھ
40	الترغیب والترهیب امام زکی الدین منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار المعرفة، بیروت ۱۴۲۹ھ
41	السیرة النبویة ابو محمد عبد الملک بن ہشام، متوفی ۲۱۳ھ	دار الفجر للتراث القاهرہ ۱۴۲۵ھ
42	مواہب اللدنیة شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2009ء
43	شرح الزرقانی علی المواهب محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۸ھ
44	السیرة الحلبیة امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2008ء
45	السیرة النبویة و الآثار المحمدیة ابو العباس احمد بن زینی دحلان مکی شافعی، متوفی ۱۳۰۴ھ	دار القلم العربی حلب ۱۴۱۷ھ
46	انوارِ جمالِ مصطفٰے رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شبیر برادرز لاہور
47	کتاب المعراج امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار بیبلیون پاریس
48	حاشیة الدردیر علی قصة المعراج للغیطی ابو البرکات سیدی احمد دَرْدِیر، متوفی ۱۲۰۱ھ	دار احیاء الکتب العربیة

نمبر	کتاب / مصنف	مطبوعہ
49	البدایۃ والنہایۃ حافظ عماد الدین بن اسمٰعیل بن عمر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
50	صورۃ الارض ابو القاسم محمد بن حوقل بغدادی، متوفی بعد ۳۶۷ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ ۱۹۹۲ء
51	الخیرات الحسان شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر مکی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ
52	تذکرۂ امیرِ اہلسنت شعبہ امیرِ اہلسنت، مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ، باب المدینۃ، کراچی
53	منح الروض الازہر علامہ علی بن سلطان محمد القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیۃ ۱۴۱۹ھ
54	ایھا الولد حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبہ نظامیہ گجرات ۱۴۰۴ھ
55	کتاب الکبائر شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الندوۃ الجدیدۃ بیروت
56	فتاویٰ رضویہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
57	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
58	بہارِ شریعت صدر الشریعۃ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ

59	مقالاتِ کاظمی غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	کاظمی پبلی کیشنز ملتان
60	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
61	قصیدۃ البردۃ مع شرحہا عصیدۃ الشہدۃ احمد بن ابو بکر بوصیری، متوفی ۸۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
62	حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
63	ذوقِ نعت شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۲۶ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۲۸ھ
64	بیاضِ پاک حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان، متوفی ۱۳۶۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
65	قبالۂ بخشش خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا جمیل الرحمن رضوی	اکبر بک سیلرز لاہور
66	وسائلِ بخشش امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
67	اردو لغت ادارہ ترقی اردو بورڈ	ترقی اردو لغت بورڈ کراچی

مجلسِ المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ اصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل

01... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 1) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے مدنی قاعدہ) (کل صفحات:60)

02... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 2) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے ناظرہ) (کل صفحات:104)

03... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 3) (کل صفحات:352)

04... حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)

05... غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)

06... 40 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)

07... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)

08... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)

09... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)

10... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

11... قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262)

12... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)

13... توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

14... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

15... محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208)

16... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات:168)

17... کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات:63)

18... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

19... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-363-2
0101933

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net